

سادہ لوحوں کے ہونکو نقوش ارنگارنگ سے بہکا یا ہے انھیں آنکھوں سے شطرنج و گنبد ہے کہ ایک عالم
 اوس میں مبتلا ہے صبح جا کر بے تکلف یہ کھیل کھیلتے ہیں جنہیں آنکھوں سے وہ علم کی طرح اچھا سمجھ کر شوق سے
 سیکھتے ہیں غضب یہ ہے کہ ایسے بڑے بڑے گناہوں کو بر ملا کرتے ہیں اور اس کے کمال کو مایہ فخر
 جانتے ہیں اور اشتعال اور مرامت کے سبب سے بڑے بھاری گناہ کو بہت ہلکا سمجھتے ہیں اور
 اگر مسئلہ شرعی اوس کے رومین اوس سے کہا جائے تو اوس کی اہانت کرتے ہیں بعضے ہنسی پر ڈال دیتے
 ہیں اور بعضے مولویوں کی مذمت کر کے کہتے ہیں کہ جس چیز میں ہمارا جی لگتا ہے مولوی لوگو! اوس کو
 حرام کر دیتے ہیں یہ نہیں سمجھتے کہ گناہ کے ظاہر اور بر ملا کرنے میں دوسرا گناہ اور گناہ کبیرہ کو
 ہلکا جاننا یا شریع کی اہانت کرنا یا محرمات کو حلال اور اچھا اعتقاد کرنا یا علمائے دین کو اوس کے
 علم کی راہ سے برا کہنا کفر ہے جنکو کچھ خوف خدا بھی ہے وہ چپ رہتے ہیں اور جن کی طبیعت
 میں کچھ زیادہ صلاحیت ہے وہ نادام ہو کے کہتے ہیں کہ میں چھوڑنے کا قصد کرتا ہوں مگر ٹھپٹ
 نہیں سکتا حالانکہ اگر دنیا کا کوئی حاکم ذرا اشارہ کرے یا کچھ طمع سے یا ڈرائے تو اوس وقت
 چھوڑ دین اور حاکم حقیقی جل شانہ جسکے قبضہ قدرت میں تمام عالم ہے اور اوس کے عذاب سے
 کہیں بھاگنے کی جگہ نہیں اوس کے صاف صاف کہنے اور صریح منع کرنے کو خیال میں نہیں
 لاتے ہیں اور جو اس نے وعدے بہشت اور وعیدات دوزخ کے کیے ہیں وہ سب بھول جاتے ہیں
 مسکین تو بہت شرم کی بات ہے کہ ہم مسلمان کہلاتے ہو اور خدا اور رسول خدا کا کہنا نہیں مانتے کیا
 تمہارے نزدیک خدا بے تعالیٰ جل جلالہ حکام دنیا سے بھی کم ہے کہ انکے کہنے کو فوراً بجا لاتے ہو
 اور اوس مالک و جہان کے فرمان میں صبر و عذر نہ مقول پیش کرتے ہو خدا کے غضب سے ڈر کر کیا
 تمہارے ان جیلو نمونہ ہیں جانتا یا تمکو سزا نہیں دی سکتا بعضے کٹھ ملا علم سے مبرا کہتے ہیں کہ شطرنج
 تو امام شافعی صاحب کے نزدیک درست ہے اس لیے ہم کھیلتے ہیں اور بعضے بیمار کو اپنے جمل کا خدا
 کرتے ہیں اسطو ہے اسما محمد ان سراپا نصیان محمد علی لدین الحاج السید آل احمد الحنفی انوا اسطو
 البکر امی کو شیر خوار ہی مسلمان بجا ٹوکی سپر لاتی کہ جو کچھ شطرنج و گنبد وغیرہ کے باب میں اور ہدی قرآن شریف و حدیث
 شریف اور فقہ کی کتابوں سے نکال کر جہاد کا جمع کر دین اور عامیوں کے شبہ کو شطرنج کو باب میں کر دین
 وضع کر دین ہر چیز نا سازی بخت سے میں ایسے کورہ میں اور وہوں جہان کو لوگ الف کے نام سے بھی نہیں جانتے

واپسی جبکہ کتاب لٹنے کا کیا احتمال جس سے استنباط کیا جاویں لیکن یہی ضروری کتابیں جو اپنے ساتھ ہیں
 یا جو کچھ کہ خزانہ حافظہ میں محفوظ ہے اسے پیش نظر رکھا اور اعانت معین حقیقی پر تکیہ کر کے قلم ہاتھ میں لیا
 اللہ تعالیٰ توفیق صواب کی دے اور مسکانون کو اس سے نفع بخشے چونکہ بہت محبت سے تین دن میں ان
 فوائد ہدایت آمود کو لکھا نام اسکا عجائبات ہادیہ رکھا اور ایک مقدمہ چار ہدایت ایک خاتمہ پر مرتب کیا
 مقدمہ میں گناہ کے ہلکا سمجھنے اور ادنیٰ مدد امت کرنے اور مسئلہ شرعی پر بحث کی گفتگو پہلی ہدایت
 میں بازی بد کر کھیلنے کا بیان کر کوئی کھیل جو دوسری ہدایت میں بہر کھیل بغیر بازی بد سے ہوئے کا
 ذکر ہے تیسری ہدایت میں فقط زور و شیطا کا حال ہے چوتھی ہدایت میں بالخصوص بحث کی گئی
 ہے اور خاتمہ میں دو ارشاد ہیں پہلے ارشاد میں بری بات بتانے اور اس کے شرکاب ہونے اور باوجود
 قدرت کے اس سے نروٹنے کا عذاب دوسرے ارشاد میں اچھی بات بتانے اور نبری چیز سے روکنے
 کا ثواب اب مطالب شروع کرتا ہوں موفق حقیقی سے دست برد عا ہوں مقدمہ ہمارے زمانے
 میں اکثر جال ہے احتیاط مسئلہ شرعی خلاف اپنی طبیعت کے منکر بنی سے کچھ بیودہ کہتے ہیں اور
 لہو لہب کو کیا شرط نہ کیا گنجد وغیرہ بہت خفیف مثل مباح کے سمجھتے ہیں اسلئے یہ مناسب معلوم ہوا
 کہ اصل مقصود کے شروع سے پہلے کچھ احکام استخفاف شرع وغیرہ کے بیان کیے جائیں تاکہ لوگ
 اپنی زبان روکین بیودہ نہ بکا کرین جانا چاہیے کہ جس طرح گناہ کو حلال سمجھنا کفر ہے اس طرح گناہ
 کو خفیف اور ہلکا سمجھ کر نہ بھی کفر ہے اس واسطے کہ جس امر کو شائع نے حرام فرمایا ہے اسکو حلال یا
 ہلکا سمجھ کر نہ شائع کے جھٹلانیکی شافی ہے جیسا عقائد کی کتابوں میں لکھا ہو گناہ وغیرہ اصرار اور
 مدد امت کرنے سے کبیرہ ہو جاتا ہے چہ جاکہ گناہ کبیرہ پر کیا و اصرار اور مدد امت ہو اصرار اور مدد
 کے یہ معنی ہیں کہ آدمی گناہ کو ہمیشہ تیار ہے اس سے توبہ واستغفار نہ کرے مسئلہ مسائل شرعیہ پر
 ہنسنا بھی کفر ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ اِنَّ اللّٰهَ وَاَيَّاهُ دَرَسُوْلُهُ كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ كُنْتُمْ تَقْتُلُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ اَكْبَرُ تَعْبُدُوْنَ اِيْلَافًا
 تو کہہ کیا اللہ ہی اور اس کے کلام اور اس کے رسول سے ٹھٹھ کرتے تھے بہانے امت بناؤ تم کافر
 ہو گئے ایمان لا کر دیکھو اللہ تعالیٰ نے اونکے کفر کو نہی پر مرتب فرمایا یعنی بسبب ٹھٹھے اور نہی کے
 کلام خدا اور رسول خدا پر ان کو کہا کہ بعد ایمان لانیکے کافر ہو گئے اس معلوم ہوا کہ جو کوئی دین کی
 باتوں میں ٹھٹھا کرے اگرچہ دل سے منکر نہ ہو وہ کافر ہے تفسیر احمدی میں لکھا ہے کہ یہ آیت دلیل ہے

کتب سنوہ
 نویسیا
 دہلی

اوسین سے کچھ نہیں کھاتے تھے اور اوس کے کھیلنے اور اوسین شریک بننے کو فرما کر ان کی تہمتیں عوامین
 داخل ہوتا اور ان کی ذہنت کرتے یہ طریقہ عرب کے جوئے کا تھا اہل ہندوستان میں جو شطرنج اور گمنام اور
 پیچسی اور چوسر اور کعبتین وغیرہ میں ارجیت کرتے ہیں وہ بھی اسی حکم میں سے آگے انشاء اللہ تعالیٰ
 ہم بہت تفصیل سے لکھیں گے شطرنج پر حضرت شہر اور معاذ بن جہل اور اور صحابہ کرام کو جب شراب اور
 میسرہ برائی اور قباہتیں دیکھ کر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اسباب میں فتویٰ دیا یا تو یہ سزا
 بفرما کر انہیں پہنی پکڑوا کر ان کے گھر واکھیرا کر ان کے کپڑے وکھانچ لیا اور ان کو کھینچا جیسے چوڑے
 چین کھم شراب کا اور جو کہ انہیں بڑا گناہ ہے اور فائدہ بھی ہیں لگوں کو اور ان کا گناہ فاریہ سی براہی
 گناہ شراب کا اس سبب سے کہ اس سے عقل جاتی رہتی ہے پھر نرس اور واجب چیزیں فوت جاتی ہیں
 اور حرام اور ممنوع افعال سرزد ہوتے ہیں اور فائدہ اس کا ہضم کرنا ہمارے کا اور سدا کرنا اگر اسے منع او
 جو کہ اور گناہ میسرہ کا بھی اس سبب سے کہ نماز فوت ہوتی ہے بال حناغ ہوتا ہے وقت عزیز برباد جاتا ہے
 اور فائدہ اس کا مال کا ملنا بھی کا لگنا خواہ اور فقرا سے ملنے کا موقع ہونا لیکن مناسد اور فوٹاش جو ہلکے
 کرنے سے پیدا ہوتے ہیں وہ ان فائدوں سے بہت بڑے ہیں اس آیت کے اترنے سے اکثر
 صحابہ نے شراب پینا اور جو اکیلنا چھوڑ دیا لیکن بعض نے جو یہ سمجھے کہ حرمت خمر اور میسرہ کی ذاتی نہیں
 فقط مناسد سے ہے ان خون نے چھوڑا آخر میں یہ آیت سورہ مائدہ کی اتر ہی یا ایہذا الذین امنوا
 انما الخمر والمیسر والمکسیر والکھاب والکھاسر والکھاسر والکھاسر والکھاسر والکھاسر والکھاسر والکھاسر
 ان یؤثم بکفرکم العذاب وہو العذاب العظیم والکھاسر بکفرکم عن ذکر اللہ وعن الصلوة والاعمال والعبادۃ
 جو شراب اور جو اور بہت اور پانی سے لکھو کہ ہم میں شیطان کے سوا کسی اور پروردگار نہیں ہے اور جو
 یہی چاہتا ہے شیطان ڈاٹے تم میں دشمنی اور بر شراب سے اور جو سے اور رو کے نکلوا اللہ کی یاد
 اور نماز سے پھر اب تم باز آؤ گے شراب کے باب میں چار آیتیں چار بار اور تین یہ آیت چھ بار
 اس میں شراب اور جو سے کہ چھوڑ دینا بہت طرح سے تاکہ فرمائی پہلے یہ کہ شرع انشاء سے کیا جو ہضم و
 جو شراب اور جو اور بہت اور پانی سے پلیدی ہیں گویا ان کے اوصاف پلیدی میں منجھرتیں سوا اس
 پلیدی اور کندی کی ان میں اور کچھ نہیں ہیں ایسی چیز سے جو پلیدی و ضرر پر ہر چیز یا جو دوسری کہ کہیں ان
 اور لازم کو ساتھ ذکر فرمایا یعنی حرمت اور خباثت میں مانند بتوں اور پانسوں کو میں میری انھیں پس فرمایا

یعنی پیدہ کی دنا پالی اور جو پیر سے حرام ہے چوتھے انکو تیطلان کو کام فرمایا یعنی شخص میں میں پر نہیں
 سے واجب ہے پانچویں حکم پر پیر کا کیا ان کی ذاتوں سے یعنی انکا پینا اور کیلنا کیسا نفس شراب اور
 جو سے کے پاس بھی بخاؤ چٹھے ان کے پر پیر کو امیر دستگاری کا سبب ٹھہرایا اور جس چیز سے پانچویں
 اسباب فلاح اور جو بدولی جو وہ مقرر منع اور حرام ہیں تاہین فرمایا کہ سبب تنہا اور خلوت کا اور جو سبب
 مسلمانوں میں دشمنی اور خصومت بنو گا پیر وہ حرام ہے تاہین فرمایا کہ روکنے میں یا خدا اس اور جو چیز کو خدا
 روکتی ہے حرام ہے تاہین فرمایا کہ روکنے میں نماز سے اور نماز سے روکنے والی چیزیں حرام ہیں جو کہ
 حکم بارہوی کا فرمایا تیسرے متن تمام کو اس کے مقام میں اختیار فرمایا نہایت ابلغ اور مفید کمال تاکہ جو
 کو یا پیر فرمایا منع کرنا اور ڈرنا شراب اور جو سے سے نہایت مرتبہ کو پیر بخاؤ اور عذر سبب منقطع ہو چکی
 اب تو باز آؤ گے یا اب بھی وہی کام کیے جاؤ گے پہلی آیت میں انصاف و راز لاہم کا بھی ذکر فرمایا اور
 دوسرے میں فقط خمر اور میسر کا اعادہ کیا اس واسطے کہ متعہ و بیان سے پہلی چیز میں ہیں کہ یہ خطاب ہے
 مسلمانوں سے اور مسلمان اور موقت میں انھیں کا ارتکاب کرتے تھے اور پہلی آیت میں انصاف و راز لاہم کا
 ذکر ایسے فرمایا کہ شراب اور جو آخرت اور خباثت میں مانڈت پرستی کے سبب جیسا کہ حدیث شریفہ
 آیا ہے شراب لٹو گا بارالوشن پینے والا شراب کا مانڈت پرست ہو جائے واسطے کہ اور اللہ کی یاد میں
 نماز بھی داخل تھی نا وجود اسکے اور سبک جابھی بیان فرمایا اس اشعار کو واسطے کہ نماز کی بزرگی سب
 اوکا میں زیادہ تھے اور نماز ستون دین کا اور فارق کفر و اسلام میں جو جیسا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا ہے تو روکنے والا نماز کا گویا کہ روکنے والا ایمان کا ہے جب یہ آیت اس تاکہ اسے نازل
 ہوئی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا انتہینا انتہینا یعنی باز آؤ گے ہم باز آئے ہم یہاں تاکہ
 تفسیر میں بھی اور تفسیر حمزہ کی کا خلاصہ تھا اس آیت سے جو سے کا حرام ہونا قطعاً ثابت ہے
 کیسے و انکار کی جگہ نہیں جو کوئی شراب یا جو سے کے حرام ہونیکا انکار اور اس کے حلال ہونے کا اعتقاد کرے
 وہ بلاشبہ کافر ہے ایسے کہ منکر نص قطعی کا ہوا اور منکر نص قطعی کا بالاجماع کا ہوا میسر میں فقط مشہ
 بد کہ ہر جیت ہوئی تھی اسلیے شیطانی اور نرد اور جو میسر اور کعبہ اور چھپی اور کعبتین اور مثل ان کے کیل
 کہ شراب کر کھینے میں وہ سب حرام ہیں بلکہ اس علت سے قطع نظر کیجئے تو عبارتہ النص جو بھی انکی حرمت
 ثابت ہو اس سبب سے کہ میسر بھی قمار ہے نہایت یہ کہ اسکی ایک صورت خاص تھی جو ادھر ادھر کی لیکن

صورت خاص کو کچھ دخل نہیں اس واسطے مناسب کثافت سے سورہ بقرہ کی آیت کے قول میں لکھا کہ
 نزد اور شرطی حکم میں ہیں اور تفسیر ذرا ہی میں سورہ بقرہ کو آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ نزد اور شرطی
 اور کباب اور تحصیل لڑکوں کا اخروٹ سے اور جو با حریت ہے سب قمار اور جو اسے اور شرط
 بنانا اگر ایک طرف سے ہر تو اس کی خصمت ہے یہ جسے تفسیر محمدی سے نقل کیا ہے کہ میں محل انفسار
 کر دیا ہے اور یہ جو کہ اسے کہ شرطی ایک طرف کی خصمت ہے اسکے یہ معنی نہیں کہ شرطی وغیرہ میں نہیں
 خصمت اور درست تو اس واسطے کہ سواستین کیلون کے جو حدیث شریف میں آچیکے ہیں اور غیر سب ہم
 ان کی انفسار کرتے ہیں جسے کھیل میں سب کے سب حرام ہیں یا شرع اوس میں شرط بد نے کی اجازت سطر
 سے دیکھا بلکہ معنی اسکے یہ ہیں کہ اگر شرطی اکطرفی اور جنہوں میں ہو جو جائز ہیں تو درست ہے جیسے کہ
 دودانے یا اونٹ و درانہیں یا تیر لگانہیں اور مانند اسکے پس اگر زید نے عمر سے کھوڑے دودانے
 میں اس طرح شرط بدی کر اگر زید اسکے بڑھ جاسے تو عمر واد کو اس واسطے اور اگر عمر و بڑھ جاسے تو زید واد کو
 کچھ نہ سے یہ صورت ہے اکطرفی شرطی اور درست ہے اور اس کی درستی کے یہ معنی ہیں کہ اگر زید کے
 بڑھ گیا اور جو کچھ مقرر ہوا تھا عمر سے لیا تو زید کو لینا حلال ہے یہ نہیں کہ زید کا ادھر حق ثابت
 ہو گیا یہاں تک کہ اگر زید قاضی کے محکمے میں جا کر دعویٰ کرے اور عمر دینے سے انکار کر تو قاضی کو کم
 ولانیکہ انہیں پہنچنا یہ مسئلہ عینی شیعہ کنز اور قاف سے عالمگیری میں ہے اس طرح اگر دو طالب علم اسپس
 کچھ اختلاف کریں اور اتنا کو حکم ٹھہرائیں اور ان میں سے ایک دوسرے سے یہ کہے کہ اگر قول تیرا صحیح نکلا تو میں
 تجھے اتنا دوں گا اور اگر میرا قول صحیح ہو تو میں تجھے کچھ نہ دوں گا یہ بھی درست ہے اور اگر سہ کامین میں سے
 لوگ تو جہاز نہیں یہ مسئلہ عالمگیری اور مختار میں ہے مسلمانوں کو کہ اللہ تعالیٰ سے کہیں سی تاکہ سے جو
 اور شراب کو منع فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے والے کو بتا دینے والے
 سے تشبیہ دی ہے اور جب جو سے اور شراب کا ایک سا حال ہوا تو جو سے کیلئے دایکوبی امت
 بتا دینے والے سے اچا پیسے اور حدیث شریف میں ابن عباس کی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اللہ تعالیٰ حرم الخمر والیسر والکوتہ مقرر فرما کر اللہ تعالیٰ نے شراب اور
 جوا اور کوہ کو بے جھوٹے نزدیک چھوڑنے قمار کے کوکتے ہیں اور جنہوں کے نزدیک نزد کو اور ابن عمر
 کی روایت سے آیا ہے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نبی عن انحر وایسر والکوتہ و التفسیر اور مقرر نبی صلی اللہ علیہ

وسلم نے منع فرمایا شراب اور جسے اور کو بد اور غیر است غیر ایک قہم کی شراب کو کہتے ہیں کہ چینی سے
بنی پر پہلی حدیث کو شعبہ الامان بیتی اور دوسری حدیث کو سین ابو داؤد سے مشکوٰۃ شریف میں
نقل کیا ہے اور اجماع امت کو اس پر ہے کہ کھیل کھیلنا بازی بد کر حرام ہے کوئی کھیل جو شرط نہ ہو
خواہ نر و خواہ اور کوئی تفسیر احمدی میں جو فال حاصل ان اللعب بالقماری اللعب کان حرام بالاجماع پس
ہے کہ کھیل ساتھ ہار جیت کے کوئی کھیل جو حرام ہے سب علماء امت کے نزدیک اور ہر آ

میں ہے دیگر اللعب بالشطرنج والنرد والاربعۃ عشر وک لہو لانه ان قاعہ بہا فالیسر حرام ہاض
وہو اہم کل قمار یعنی حرام ہے کھیلنا شطرنج کا اور نرد کا اور اربعۃ عشر کا اور جو کھیل ہوا سوا اس کے کہ اگر
بازی بد کر کھیلنا ہے ان کیلکون کو تو میسر حرام ہے صریح آیت قرآن شریف سے اور میسر ہار جیت
بازی بدی ہونی کا نام ہے جاننا چاہیے کہ عبارت ہذا یہ میں کر امت سے کر امت تحریری یا حرم
مراد ہے اسوا طیکہ دلیل حرمت کی بیان کی ہے اور دلیل میں حرام کے لفظ کا اطلاق کیا ہے نہ اور
اور مرقاہ شرح مشکوٰۃ میں ہے کہ ہا جا ہر نے جو اسب حرام ہے یہاں تک جو اخروٹ سے نکلتے
ہیں وہ بھی سب حرام ہیں بازی بد کر کی طرہ کا کھیل کھیلنا ہے شطرنج ہو خواہ گنجہ خواہ اور کچھ اور
ساتھ جو جانی ہے یعنی شرح شریف میں اوسکی بات کا اعتبار نہیں رہتا اور اوسکی گواہی کسی مقدمہ
میں قبول نہیں کی جاتی مسئلہ ہذا یہ دو عالمگیری میں ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ ہار جیت سے شطرنج
گنجہ وغیرہ کو کھیل کھیلنا گناہ کبیرہ ہے اور گناہ کبیرہ کرنا یا کرنا کا شرع میں اعتبار نہیں نہ اوسکی گواہی جانی
ہے نہ اوسکی عزت و توقیر سوتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان جادکم فاسق بنبا قہسینو اگر گناہ
کبیرہ کرنا والا کوئی خبر تمہارے پاس لائے تو تم تلاش کرو یعنی حفظ اوسکے کہنے پر اعتبار نہ کرو اور جو
تحقیق کرو حاصل یہ ہے کہ شرط بد کر کھیل کھیلنا ایسا برا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اوسے
بت پوینے اور شراب پینے کے ساتھ میں منع فرمایا اور بہت طرح سے اوسکے چھوڑنے کی تاکید کی
اور حدیثوں میں بہت مذمت اور کسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی اور صاف صاف
اوسکو حرام فرمایا اور اسی پر تمام امت کا اجماع ٹھہرا اسکے حرام ہونے میں کی طرہ کا شہرہ نہیں قطعی
اور گناہ کبیرہ ہے جیسا کہ رب پڑا نور کھانا ہے اویطرح ہار جیت کرنا ہے منکر اسکی حرمت کا
حلال جانے والا یا خفیہ اور بد کر کھیلنے والا اسکا قطعاً کافر ہو سکا سوا دوزخ کے کہیں ٹھکانا نہیں

جند محمود کے اور جو کچھ کہہ چکے ہیں فاسق و فاسقہ میں اگرچہ کافر نہ ہوں اور کئی بات کا سرچ میں انشا اللہ
 گواہی اوں کی قبول نہیں شیعہ میں اوں کے ذلیل سمجھنے اور حقیر جاننے اور اوں کے پاس نہ جھٹکنے کا
 حکم ہے اور اگر وہ شخص کھیل کے لکھنے کیلئے کہتا ہو تو ابانت کیواسے غیبت اور کفر کا بھی درست ہے
 اور جو فاسق و فاسقہ نہ ہوں اسکی غیبت کرنا بہت بڑا گناہ ہے اور سب طرح بہت خرابیاں ایسے شخص کے واسطے
 ہیں اور قیامت میں جو جو خرابیاں ہوں گی اوں کا کیا حساب کچھ اسکا بیان چوتھی ہدایت کے آخر میں بھی آئے گا
 انشاء اللہ تعالیٰ خدا سے کہ ہم مسلمان بھائیوں کو توفیق نیک کاموں کی دے اور اسے بڑے بڑے
 گناہوں سے بچائے آمین دوسری ہدایت بنیہادی سے کہنے کے بیان میں خاننا جاسے
 کہ چٹنے کیل میں کیا گنجد کیا خطر کیا پھنسی کیا چوس کر کیا لعنتیں کیا نہ وہب حرام میں اسواسطیکہ اگر
 اوس میں شہر طبعی بدی گئی ہے تو وہ نفس صریح سے بہت تاکید سے حرام ہوا ہے جسکا بیان پہلی ہدایت
 میں ہو چکا اور اگر شہر طبعی بدی تو وہ لہو و عصب بھی اور لہو و عصب بھی حرام ہے اللہ تعالیٰ نے اوس پر
 زجر و توبخ فرمائی ہے جس چیز اللہ تعالیٰ جبرکی کرے اوسے کرنا اسے کالیا حال ہوگا اور رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے تین چیزوں کے ہر فعل اور ہر شے بیگناہ و غیرہ کو منع فرمایا ہے فرمایا اللہ
 نے افسختم انما خلقناکم عشا واکم الیئلا ترحون سو کیا تم خیال رکھتے ہو کہ ہم نے مکو بنایا کیلئے کو اور
 تم ہمارے پاس پھر نہ آؤ گے تفسیر بضاوی میں لکھا ہے یہ جبر کی اور توجہ ہے اوں کی عظمت پر
 یعنی ہم نے مکو عبادت ہی کے واسطے پیدا کیا کیلئے کو نہیں تفسیر سیوطی میں لکھا ہے شیری سے نقل کیا
 ہے کہ عبت کہتے ہیں اسی چیز میں مشغول ہونیکو جو حق سے باز رہے اور حالانکہ خدا سے تعالیٰ نے
 حکم اسواسطے نہیں پیدا کیا اور نہ اسکا حکم فرمایا اور حدیث شریف میں آیا ہے ما انا من ذو ولا
 الدون منی نہیں ہوں کیل سے اور نہ کیل مجھے یعنی مجھے کیل سے کیل کو مجھے کیل سے کیل کا
 علاقہ نہیں دو بالتحقیف لہو و عصب کو کہتے ہیں فتاوا سے حمادیہ میں اس حدیث کو ہر کیل کے حرام
 ہونکی دلائل میں لایا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث اس پر دلیل ہے اور مشکوٰۃ شریف میں عقیدہ بن عامر سے
 مروی ہے کہ اؤنھوں نے کہ سنائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کل شئی بالوہوہ الرطل
 باطل الا رمیہ بقومہ و تاوہ فرسہ و ملا عجبہ امراتہ فانہن حق برواہ الترمذی و ابن ماجہ و غیرہ کہ اوس
 حکایت ہے مرد باطل ہے سوائے تیر اندازی کے اور اپنے گھوڑے کے سگھانکے اور اپنی بی بی سے

ہنسی دل لگی کرنے کے یہی بین روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے یعنی تیر اندازی اور گھڑ سوار
 پر چڑھنا اور جڑا کا گودا جانا کا دوسے دنیا اور جو دوسے خوشی لگی چھپر چھاڑ درست ہے سوا ان چیزوں کو
 کوئی کھیل حلال نہیں اور روایت میں آیا ہے کہ لہو المؤمن حرام یعنی کھیل مسلمان کا حرام ہے
 ان حدیثوں سے صاف صاف ظاہر ہے کہ جتنے کھیل ہیں وہ سب عموماً منع اور باطل اور حرام
 ہیں اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو چیز اس کی یاد سے روکے وہ میسر ہے اور اس میں شبہ
 نہیں کہ جو کھیل ہو اس میں غفلت اس کی یاد سے لازم ہے ایسے متوجہ کھیل کے ہوتے ہیں کہ
 کچھ کسی چیز کی خبر نہیں رہتی خصوصاً جن کھیلوں میں پیچ اور فکربہت ہو شطرنج کھیلنے والوں کو دیکھا ہے
 کہ نہایت استغراق سے بھوک پیاس بھول جاتے ہیں جو بہت ضروری ہیں ہے اور کسی چیز کا کھیل
 ذکر خود کھیلنے والوں کو اس کا اقرار ہے جو صاحب انصاف ہیں بھی انکار نہ کر سکیں بطریق کھیلوں میں
 بعض غفلت ہوتی ہے کسی میں کم کسی میں زیادہ اس حدیث شریف کے موافق ایسے سب کھیلوں کا
 حکم جو بے حکم ہے اور جو بے کمال ابھی پہلی ہدایت میں سن چکے ہوا اور اللہ تعالیٰ نے جو حکم
 حرام ہو نہیں گئی چیزیں ارشاد کی ہیں اور میں یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یاد سے اور نماز سے روکتا
 ہے اور دشمنی اور خصومت و لون میں پیدا کرتا ہے اور شیک کوئی کھیل ان دونوں باتوں سے
 خالی نہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کی یاد اور نماز سے روکتا اور خصومت کا دل نہیں پیدا کرنا دونوں چیزیں
 ہیں جیسے گھٹنے میں مثلاً کہیں فقط ایک ہی ہے اور مسلمانوں کو کالی دنیا یا ہنسنا یا تہن یا سہرا یا آنکھ کے
 اشارے سے برا کہنا سب جہاد ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بزرگی مال اور برو
 مسلمان کی اس کے خون کی حرمت کے مانند ہے اور کبھی سے خطاب کر کے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے
 تم کو کشتہ بزرگی دی ہے لیکن مسلمان اور اس کی جان و مال و آبرو کی بزرگی تجھے زیادہ ہے
 اور کھیلوں میں ایسا کھیل کم ہو گا جس میں ایک کا دوسرے پر ہنسنا اور اس کا بنا نا اور محو اہم کینہ
 فخر جو تین گالی بھی دنیا نہ رہا ہو بلکہ جس کھیل میں قمار نہیں کھیلتے ہیں اکثر اہم مقصود ہی ہوتا ہے
 اس واسطے سب کھیلوں سے احتراز اور بچنا لازم ہے فقہ کی کتابوں میں صراحت لکھا ہے کہ سب کھیل
 حرام اور باطل ہیں سوائے تین کے جن کا ذکر ہم ابھی کر چکے ہیں ہدایہ میں لکھا ہے ان لم یقا فموت و
 وقال علیہ السلام لہو المؤمن باطل الا ثلاثاً وادبیہ لفرس وناضلۃ عن قومہ وناعبۃ من اہل بیۃ اگر

کھیل زمین باریت کی تو وہ بھی عیبت اور اوسے اور فرمایا ہے رسول خدا صلی علیہ وسلم نے کھیل مسلمانوں کا
 باطل ہے سوا سے تین کھیلوں کے اپنے گھوڑے کو سکھانا اور آپس میں تیر اندازی کرنا اور اپنی بی بی
 دل لگی کرنا اور فحشا کے ابتدائے کتاب المخطوطات الباقیہ میں لکھا ہے دولت المسایہ ان الملاہی لکھا حرام دل
 کی سنت نے اس بات پر کہ مقرر کھیل سب کے سب حرام ہیں اور اسی کتاب کے آخرین باب ہے وکہ کل ابو
 لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ابو المساکیر الامثہ لا یعتہ اہلہ ونامہ وید بفرسہ ونامہ صلیۃ بقوسہ یعنی کمر و ہجر
 ہے ہر کھیل واسطے فرمائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر کھیل مسلمان کا حرام ہے سوا اسے
 تین کھیلوں کے ملاہبت اپنی بی بی سے اور سکھانا اپنے گھوڑے کا اور تیر اندازی اور فحشا و اسے حماد
 میں ہے قال اہل السنۃ والجماعۃ ان کل مکان من اللعیب فانما یكون حراما لی ان قالوا لکنہ لا یجوز
 الرجل امراتہ و ملاعبہ فرسہ ورمیہ کہا اہل سنت و جماعت نے کہ مقرر جس زمین میں کھیل ہو وہ حرام ہے
 اس کے بعد کچھ اور چیزیں بیان کر کے کہا ہے سوا سے تین کھیلوں کے کھیلنا مرد کا اپنی بی بی سے اور
 گھوڑے کو کھیلنا اور تیر لگانا ملاہبت میں لکھا ہے بازی کردن بشرط پنج یا نو دیو چڑیا یا مانند ان حرام
 و اگر در ان مال مشروط باشد قمار باشد و حرام قطعی و گناہ کبیرہ باشد و منکر حرمت ان کا فرما ہے
 غیر لعب پرانیدن یا جنگنایدن مرغ و مانند ان حرام سنت کھیلنا بشرط پنج یا نو دیو چڑیا یا جو اسکے
 مانند جو حرام ہے اور اگر او زمین مال یا سو تو جو اٹھ لگا اور حرام قطعی اور گناہ کبیرہ ہو گا اسکے کو
 جو نہ لگا منکر کا فرج و جائیگا اور کھیل کو تیرا ڈرانے یا مرغ لڑائی کا حرام ہے اور نہصاب الاحساب
 میں ہے من اللعب الذی یختص ب سببہ و اللعوب بالعام قال محمد بن روح السفلیہ سن بلعب بالعام
 و یقام مہنی جن کھیلوں کے سبب مواخذہ کیا جائے ایک اور میں کہ تیروں کا کھیل ہے فرمایا امام
 محمد رحمۃ اللہ علیہ نے سفلیہ وہ ہے کہ کہ تیرا ڈرانے اور جو کھیلے ان حدیثوں اور فقہ کی روایتوں
 سے صحیح سب کھیلوں کی حرمت ثابت ہے بشرط پنج ہو خواہ کچھ خواہ چوڑا یا اگر کوئی کھیل مباح ہو
 اسکے واسطے حدیث شریف یا کتاب فقہ سے سند چاہیے میرا تھا ارکنا فقط مضمر ہیں
 جیسے تین کھیل کہ حدیث شریف میں مذکور ہو چکے یا جیسے فتاویٰ عالمگیری میں لکھا ہے کہ گروہوں
 کے موسم میں جو انون کا خربوزوں سے کھیلنا مباح ہے اور حماد یہ میں لکھا ہے کہ
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں لوگ یہ کھیل کھیلتے تھے یا اور جو اسکے مانند ہو اسی واسطے

تفسیر احمدی میں ایک قاعدہ بیان کیا ہے فاللحی مل ان اللعاب بالنار ای لعب کان حرام بالاجماع
اور مل ان النار فی النار نفس طعی حرام بالاجماع و فیما فی اویات بہ اختلاف قیہنی حاصل کلام کا یہ ہے کہ
کھیل مشہور ہے کہ کھیلنا بالاجماع علما حرام ہے کوئی کھیل ہو اور غیر شرط ہے جس کھیل میں دلیل قطعی ہے
حرام ہے بالاجماع اور جس کھیل کے حرمت کی دلیل میں کچھ شبہ رہے اور میں اختلاف ہو گیا عالمگیری
میں ہے کل امور اسوی الشطرنج حرام بالاجماع و اما الشطرنج فاللعب بہ حرام عندنا یعنی جو کھیل ہی سوا
شطرنج کے حرام ہے تمام علما سے است کے نزدیک لیکن شطرنج کا کھیلنا حنفیہ کے نزدیک حرام ہے
جیسا شطرنج کا اسمین استثنایا کیا ہے اور وہی خبر کتاب میں ہے اسکی حقیقت ہم اتنی ہیست میں بیان
کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ مسلمان بھائیو! اللہ تعالیٰ ہماری اور تمکو توفیق خیر کی دے انا سمجھ لو کہ آخرت
کے عذاب اور قیامت کی شدتیں پیاس کا صدمہ گرمی آفتاب کی مصیبتیں مل صراط پر سے گرنا
دوزخ میں جہنم کھڑکے سے پانی کا پینا تھوڑا کر دوسے کا شہہ دار و دخت کا کھانا تہجد پر عذاب کو لے
ہر دن میں ستر ستر ہزار بار کمال کا بہ لاجنا سانپ اور کچھوؤں کا ڈنسا اور سوا اسکے ہر طرح کی آفتیں
خدا اور رسول خدا کے نافرمانوں کے لیے ہیں اور بچاؤ اسے اسی شخص کو ہو گا جو خدا اور رسول خدا کا
فرمانہ وار پیروی ہو گا جب یہ امتیں اور حدیثین اور علما سے دین کی روایتیں سن چکے تیسروا جس پر
جتنے کھیل ہیں سب کچھوڑو اور تو ہر وہ نہیں تو خدا اور رسول خدا کے نافرمانوں میں داخل ہو گے
اور قیامت میں بہت طرح کے عذاب دیکھو گے اور وقت کار و ناسینا کیجے کام نہ آئے گا کچھ شطرنج ہرگز
نہ بچائے گا تیسری ہدایت نزد شطرنج کے بیان میں قیامت میں لکھا ہے
کہ شطرنج شہین مجرم کے ذریعے سے ہے اور اسکو لغت مشہورہ میں مفتوح نہیں کرتے اور میں حملہ
سے بھی لغت ہے انتہی ہماری زبان میں فقط فقہ شہین مجرم سے متعل ہے کہہ دیا میں جہل نہیں
ہوتے چونکہ نزد قریب قریب شطرنج کے ہے اس واسطے ہمنے اسکو بھی شطرنج کے ساتھ بیان
کیا اور نہ مقصود اصلی فقط شطرنج کا بیان ہے معلوم ہو کہ جو حدیثیں مطلق کھیل کی حرافت اور
شاعت میں وارد ہیں وہ حکم اطلاق حرمت شطرنج اور نزد کو بھی مفید ہیں کہ مطلق جب تک
اپنے اطلاق پر باقی رہتا ہے اسکا حکم ہر فرد تک پہنچتا ہے لیکن شارع نے چونکہ بہت
سا نزداد شطرنج میں ملاحظہ فرمائے خاص ہر فرد کو بھی منع فرمایا اور نہایت مرستی کی

تاکہ یہ کی بیان تک کہ بعضی حدیثوں میں شطرنج کھیلنے والے ایک حق میں ایسے لفظ کا اطلاق کیا جو کہ اس کا اطلاق
 شترج شتریت میں سوائے کا فربہ ایمان نہ آئے اور کسی پر نہیں آتا مشکوٰۃ شریف میں ہے عن برید قال لیس
 صلی اللہ علیہ وسلم وکل من لعب بالنردیش کما تصنع یهودی کلمۃ شتر مراد وہ وہاں مسلم حضرت برید سے
 روایت ہے کہ مقرر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کھیلانردیش میں گو یا کہ رنگا اوستے اپنا
 ہاتھ سر کے گوشت اور خون میں رویت کیا اسکو مسلم نے عن ابی موسیٰ الاشعری ان رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم قال من لعب بالنردیش عصى اللہ ورسولہ وادامہ وادود او دود او حضرت ابی موسیٰ
 سے روایت ہے کہ البتہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کھیلانردیش مقرر اوس نے
 زافرائی کی خدا کی اور رسول خدا کی روایت کیا اسکو حمد اور ابو داؤد نے عن ابی انہ کان لیسول الشطرنج
 بوجیر الاعاجم حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مقرر فرماتے تھے شطرنج جو
 ہے عجمیوں کا یعنی جب شترج کہ کھیلین دوست تو حقیقت میں جاسے اور اگر شتر طبع کہ کھیلین
 تو صورت میں اور صورت اولی سے کرنا بھی منہ ہے یہ فرمایا ہے علی قاری نے مرقاۃ میں عن ابی
 شہاب ان اباموسیٰ الاشعری قال لا یلعب بالشطرنج الا غلطی حضرت ابن شہاب زہری سے روایت
 ہے کہ مقرر کرنا اباموسیٰ اشعری نے نہیں کھیلنا ہے شطرنج سوائے گنگار کے یعنی جو کھیلنا ہے وہ
 گنگار ہی ہے مرقاۃ میں لکھا ہے کہ یہ حدیث اپنے اطلاق سے شامل ہے اسکو جو میں شرط بدی
 جاسے اور اسکو بھی جس میں شتر طبع بدی جاسے اور یہ حدیث اگر یہ موقوف ہے یعنی اسکا مسلم
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابر کات تک فتی نہیں ہوتا لیکن حکم مرفوع میں ہے
 اسواسطیکہ ایسے حکم صحابی اپنی رائے سے نہیں بیان کرتے سنا ہوا فرماتے ہیں اور غمقرب
 انھیں ابن شہاب کی روایت سے وہ حدیث آتی ہے جو قوی کرتی ہے اس بات کو کہ یہ حدیث
 حقیقہ مرفوع ہے مرفوع اوس کو کہتے ہیں کہ جبکہ مسلم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا
 یہ صحابی سے یہ کہ اسکو کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور صحابی کی کتاب شطرنج سے
 و قد رآہ معہ نزل عنہ لیس بالشطرنج فقال ہی من الباطل ولا یحب اللہ الباطل و سے لکھتے
 ابو یوسف بنی شہب الایمان اور انھیں ابن شہاب بخاری سے کہ مقرر سوال کیا کیا اون سے
 شطرنج کھیلنے سے پس فرمایا اونھوں نے وہ باطل چیزوں سے ہے اور اللہ تعالیٰ باطل چیز کو

دوست زمین برختار دایت کیا ان تینوں حدیثوں کو بہت ہی شےک لایمان میں جسے ان سب حدیثوں
شکوہ شریف سے نقل کیا ہے اور جامع صغیر علامہ سیوطی میں ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ملعون من لعب بالشطرنج وناظرہا کل ثم یخرج یعنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لعنت کیا گیا کہ وہ
شخص شطرنج کھیلے اور دیکھنے والا شطرنج کا گو یا کہ گوشت سوز کا کھانا یا اسے یہ حدیث بہت خوف
کی جگہ ہے اس لیے کہ لغت کا لفظ سوا سے کافر کے اور کسی پر نہیں کہتے اور رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم نے شطرنج کھیلنے والے پر اطلاق فرمایا اور سور کا گوشت حرام قطعی ہے نص صریح سے ثابت ہے
اوسکے حرمت کا سب سے نزدیک کافر سے شطرنج دیکھنے والے کو اس کے کھانے والے سے تشبیہ و سی
اس سے زیادہ مذمت اور برائی کیا ہوگی اور سوا اسکے اور حدیثیں بھی تحت مضمون کی شطرنج کے باب
میں آئی ہیں فقہ کی روایتوں کے ذیل میں بعضی بعضی مذکور ہوئی محقق نے شرح سفر السعاده میں لکھا ہے
از اسیر المومنین علی آوردہ اند کہ بقومی گذشت کہ لعب میکردند شطرنج پس بجمید برایشان و شدت نمود
و فرمود و نادا و آگاہ باشند اسی قوم کہ شما برای غیر از کار آفریدہ شدہ اید و اگر ترس این نبی بود کہ سنت
و طریقہ خواہد شد ہر کشتہ میزد و من این را بروی شمار و اہل بیعتی و از ابن عساکر نیز آردہ کہ بعضی
گذشت بر قومیکہ بازی میکردند شطرنج و فرمود ما ہذا التماثل الی اتم لھا کما لکما اگر ساس کند کی از شما
اخر انا انکہ سر شود بہتر است از انکہ ساس کند این را روایت کردہ اند این حدیث را از ابن ابی
و عبد بن جمید و ابن ابی الدنیا و روم ملاہی و ابن المنذر و ابن ابی حاتم و بیہقی و نیز از زوی رضی اللہ عنہ
آردہ کہ فرمودہ کہ سلام من بر اصحاب نہوشیر و شطرنج رواہ ابن عساکر و نیز آردہ ملعون من لعب
و ناظر الیہا کل ثم یخرج نیز آردہ کہ حق سبحانہ و تعالی را در ہر روز مسجد و شصت نظر رحمت ست بر بندگان
تو و نظر نمیکند در ان بسوی صاحب شطرنج و آردہ کہ ہر کہ لعب کند نہوشیر گو یا کہ در آرد و دست خود
اور لخم خیزد و امثال این احادیث و آثار بسیار آردہ و در مذہب شافعی بالجماعہ خصی و رین باب بہشت و مشہود
و مختار در مذہب حنفی حرمت و کراہت است اتقی بالفاظیہ حدیثیں جو ذکر کی گئیں بعضی انہیں سے مرفوع ہیں
بعضی موقوف لیکن چونکہ حدیث میں آیا ہے علیکم بسنتی و سنتہ الخلفاء الراشدین المہدیین تسکون ارجاء و عفو علیہم انما
لازم ہے تو ہم میرا طریقہ اور خلفا سید ہمارے چونکہ ہدایت پائے ہو و نہ کا طریقہ کجی کہ تو ہم اوسکے طریقے کو ساتھ در دامنوی کرد
اوسکو میں ان کا طریقہ کو خوب مضبوط اختیار کردہ اور دوسری حدیث میں آیا ہے صحابی کا لجم باہم اتیم اتیم اتیم اصحاب

میرے مانند تار و تار میں کی سرور کی تینے ہریت پائی تھے اس سے معلوم ہوا کہ جسطرح حضرت رسول خدا
کی اطاعت چاہیے اسطرح خلفای راشدین اور باقی صحابہ کرام کی بھی اور علاوہ اسکے علمائے حدیث
کے نزدیک ایسی بات میں موقوف بھی حکم مرفوع میں ہے چنانچہ ملا علی قاری سے تصریح بھی گزری چکی اور
شیخ محقق دہلوی رحمہ اللہ نے شرح سفر السعادتہ کے مقدمے میں فرمایا ہے کہ اگر کوئی صحابی کسی کام پر
حکم فرمائے کہ یہ طاعت یا معصیت خدا اور رسول خدا کی ہے تو بھی حکم رفع میں ہے پس ان حدیثوں کو
شطحیج اور نرد کا بالخصوص حرام ہونا بہت اچھی طرح سے صاف صاف ظاہر ہے اور یہی مذہب ہے
حنفیہ اور مالکیہ اور حنبلیہ تمام علمائے اہل سنت و جماعت کا امام شافعی صاحب کا البتہ خلاف
نقل کرتے ہیں اور اس کا جواب ہم غریب بیٹے میں مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں لکھا ہے وقال المنذر بن محمد
العلماء ان ان اللعب بالنرد حرام وقد نقل بعض مشائخنا الاجماع علی تحريمه واما الشطحیج فمذنبان وند
الجمہور ایضا علی تحريم اللعب بالنرد وقال الشافعی مباح بشرط معتبر عندہ کہ ما مندرسی سے گھر
ہیں بہت علمائے دین کے اس طرف کہ نرد کیلنا حرام ہے اور مقرر نقل کیا ہمارے بعض اوستادوں
اجماع اس کی حرمت پر لیکن شطحیج نہیں مذہب ہمارا اور مذہب اکثر عالموں کا بھی شطحیج کی حرمت پر ہے
مطلقاً یعنی باجماع ہو خواہ نہ ہو اور فرمایا امام شافعی صاحب نے کہ مباح ہے کئی شرطوں سے جو ان
نرد ویک معتبر ہیں ہر ایک میں تردید قال بعض الناس یباح اللعب بالشطیح لما فیہ من تشجیع الخواطر و تذکیر
الافہام و هو محکی عن الشافعی و لانا قولہ علیہ السلام من لعب بالشطیح و النرد تبیر فکانما عیس یدہ سے
وہم خسر مرید لان نرد نوع لعب یصد عن ذکر اللہ تعالیٰ وعن الحجج اور جماعت فیکون حراماً لقولہ علیہ السلام
واللہ اکبر عن ذکر اللہ فهو میسر و ذکر اللہ فیہ اذنیون نے کہ شطحیج کیلنا مباح ہو اسلئے کہ ہمیں تیری طبیعت کی اور
تیری توجہ کی ہر تھی ہے اور یہ حکایت کیا گیا ہے امام شافعی صاحب سے اور حنفیہ کی دلیل اس کی حرمت پر ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو فرمایا جیسے شطحیج یا نرد کیلنا کو یا کہ اس نے اپنا ہاتھ سر کو خون میں ڈوبا اور
اسو اس کو بھی حرام تو میں کہ یہ کیلنا و کتا یہ اللہ تعالیٰ کو ذکر اور یاد سے اور مجبور و جماعتوں کو پس حرام ہو گا
اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جو چیز تجھے روکے اللہ تعالیٰ کی یاد سے وہ حرام ہے اور نصاب
الاقتساب میں ہے ولا یجوز ان یتعالیٰ علیہم بالحدیث لانیہ وی الی ان فعل اللعب بقصد یہ القربہ وقال
و تعالیٰ اولا متخذ و آیات اللہ تھوڑا جائز نہیں کہ اسے شطحیج سے لڑائی کیلنی جاتی ہے کہ نہ کہ اس سے

لازم آتا ہے کہ کبیل کو دس عبادت مقصود ہو اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے قربا یا اور نہ ٹھہرے تو خود کی خستہ ہو
 کبیل اور اسی کتاب میں ہے حل جواز اللعوب بالشطرنج اذ کان تشیڈا لى طرہ تہذیب انھم الجواب ذکر
 فی التجنیس المرفیہ بل قال اللعوب بالشطرنج تہذیب انھم غیر مہم ثم قال لاجازۃ اگر اس بازی کہ میں نے مکتوم
 دراستہ از کتاب یا از خبر از قیاس زن از وی لب الملاق وقع الطلاق علی امرئ لان اللعوب بالشطرنج
 با امرئ ای ہر جنس و قیاس صحیح یعنی آیا جاز ہے شطرنج کھیلنا جب تہذیبی خاطر اور درستی فہم کے واسطے
 یہ جواب یہ ہے کہ ذکر کیا گیا کتاب تجنیس و مفریہ میں کہ کسی شخص نے کہا کھیلنا شطرنج کا درستی فہم کو لیے
 حرام نہیں پھر فارسی میں کہا اگر کبیل کہ میں کھیلنا ہوں حرام ہے قرآن یا حدیث یا قیاس سے تو
 عورت اور کسی طرف سے تعین ملاقون کے ساتھ مطلق ہو صورت میں طلاق پڑ جائیگی ایسکے کہ شطرنج کھیلنا
 حرام ہے حدیث اور قیاس صحیح سے اور اخیر سے نقل کیا ہے کہ کسی نے فقیہ ابو جعفر عیاض سے اس
 شخص کا دلی بوجھ کہ شطرنج کھیلنا تھا سو اسکی عورت نے کہا نہ کھیل شطرنج میں نے علماء کو کہتے سنا ہے
 کہ جو کوئی شطرنج کھیلے وہ خدا کے دشمنوں میں سے ہوا پس شہرہ ہو لایاب کہ میں دشمن خدا کا ہوا باز نہ ہوں
 اوچین نہ لوں فقیہ نے سائل کو جواب دیا کہ یہ امر سخت ہے ہمارے علماء کے قول پر چاہیے کہ طلاق
 بایں ہو جائے اور کسی عورت کو پھر سر پہ نکاح کرے تفسیر احمدی میں ہے وان کان بدون التمار فالعروۃ
 بالا حجام و الشطرنج حرام عندنا و مباح عند الشافعی تہذیباً و لا غیر مانع من العکلوۃ و رد السلام و کو نہ غیر مہم
 مکتومہ اور اگر غیر شرط دہے ہو تو نہ دیکھ نزدیک حرام ہو و شطرنج حنفیہ کے نزدیک حرام ہو اور امام شافعی
 کے نزدیک مباح ہو اس شرط سے کہ نماز سے مانع نہ ہو اور سلام کہ جواب کو مینے سے نہ ہو اور بازی شری
 جاسے اور کثرت مہربانی اور کھیلنے کی نوعاً لکیری میں ہو و اما الشطرنج باللعب بہ حرام عندنا لیکن شطرنج پس
 اسکا کھیلنا حرام ہے حنفیہ کے نزدیک و مفسرین لکھا ہو کہ تحریر باللعب بالنرد و کذا الشطرنج بلکہ اول ذکر
 و لا یفتح الا بالردا و باحد الشافعی ابو یوسف فی روایتہ اور کہ محمدی ہو کھیلنا اور ایسا ہی شطرنج کہ اول ذکر
 سے اور سین حملہ بھی لغت عرب میں آتا ہے اور فتح کہ ہی ہوتا ہو اور مباح کیا و سکو شافعی اور ابو یوسف
 نے ایک روایت میں ناظر امام ابو یوسف اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما دونوں سے اباحت کی ہے حنفیہ
 روایت آئی ہے تو امام شافعی کے نزدیک بھی مباح ہونا معتبر نہ ٹھہرے جیسا کہ تصابیح الاحسان
 لکھا کہ قال فیل روی عن الشافعی ان اللعوب بالشطرنج لا باس بیل بوجہ مختص بل ان یجلب علیہ

رکبت نیز لعل شہنشاہ اہل تقدیر نہ ہر مذہب قتل و کفر الغرض فی خلافت کے وہ عدل و انصاف فی النفا فلعل ما وقع
 فی کتبنا قولہ الاول یعنی اگر اعتراض کیا جائے کہ مروی ہے امام شافعی رحمہ سے کہ شطرنج کھیلنے کا مضائقہ
 نہیں ہے کہ کیا یہی چاہیے کہ مستحب کہ مواخذہ کہے اور سپرد اور کوئی نہ ہو چھوٹا شاید کھیلنے والا نہ ہاں نہ کر و حجت پر کہ
 کہ سپردی کی میں نے اس میں مذہب شافعی کی تو ہم جواب میں کہیں گے کہ ذکر کیا امام غزالی رحمہ نے اپنی کتاب
 خلاصہ میں کہ شطرنج کھیلنا مکروہ و شافعی کے نزدیک بھی پس جو ہماری کتابوں میں واقع ہوا شاید اور کجا
 پہلا قول پر یعنی امام غزالی رحمہ آئمہ شافعیہ سے میں اپنے مذہب کی جوابات وہ کہیں زیادہ معتبر ہے
 جبل و خون نے ذکر اہمیت کی تصریح کی تو اباحت کی روایت امام شافعی رحمہ جو ہماری کتابوں میں منقول ہے اور ان کا
 پہلا قول ہوگا کہ اس سے رجوع کر کے آخر کو کراہت کے قائل ہونے اب سمجھنا چاہیے کہ ہر مذہب کی حجت
 ہے ہر مذہب میں جوابات معتد اور مفتی بہ اور مختار جمہور کی ہو چکی ہیں جو تہی سے قول مخالف جمہور شاذ
 و نادر غیر مفتی بہ کا اعتبار نہیں جوابات جمہور سلف اہل سنت سے تحقیق و تفتیش کے کئے توضیح و تفسیر کے
 لکھ دی ہو یہی معتبر ہے کوئی مذہب کم خالی ہوگا حسین و آیات شاذہ و ضعیفہ پائی نہ جائیں مگر ان کا
 اعتبار نہیں ہوتا اس واسطے آئمہ دین قبیح شاذ و نادر کو ضال و متبع کہتے ہیں جیسے باب شطرنج میں
 تمام علماء حنفیہ سے اس کی حرمت بہت تاکید و تقویت سے منقول ہے اور کیوں نہ ہو صریح حدیث میں اس کی
 حرمت اور مذمت اور شاعت پر دلالت کرتی ہیں چنانچہ بعضی حدیثیں اور علماء سے دین کی روایتیں
 ہم لکھ چکے ان سے خوب تحقیق ثابت ہو کہ مفتی بہ اور مختار تمام علماء اہل سنت کے نزدیک حرمت
 شطرنج کی جو چھوڑا ایک روایت اباحت شطرنج کی شہر و مملوہ امام شافعی رحمہ و قاضی ابو یوسف و در مختار میں
 نقل کی کہ ہرگز قابل عمل اور اعتبار کے نہیں روایت قوی اور معتد علیہ جو قاضی ابو یوسف صاحب ہر وقت
 کی ہے اس واسطے ان سب کتابوں میں کہیں روایت اباحت کی اور نہ نقل نہیں کی گئی بلکہ اجماع حنفیہ کا
 شطرنج کی حرمت پر نقل کرتے ہیں اور اجماع اویس وقت تک ہے کہ روایت اباحت کی نہایت ضعیف غیر معتد و مرجع
 عنہ ہو یا یہ وہ عالمگیری میں لکھا ہے کہ قاضی ابو یوسف اور امام محمد شطرنج کھیلنے والوں پر اذنی و تہلیل و تحقیر
 کے لیے سلام کرنا مکروہ جانتے تھے یہ گویا ان سے اس پر قاضی صاحب کو نزدیک بھی حرام ہے اور اس سے معتبر
 روایت بھی ہے در مختار والی روایت غیر معتد مرجع عنہ ہے چنانچہ صاحب در مختار نے بھی فی روایت کا لفظ لکھا
 اس کے ضعف کی طرف اشارہ کیا اگر روایت قوی ہوتی مطلق چھوڑتا اس روایت پر سید علی عمل اور اعتماد

[illegible]

مجلس و مجلس
و مجلس و مجلس

اہل جسے بہت بڑا ایک غفلت یاد آئی اور واجبات وغیرہ سے غلامی ہوگی اور امور مبارکین تفصیل اور
 اور عیشیہ اکثر مشغولی اس طرح کہ جو موجب امر حرام کے پرمع سے حاصل اس تفصیل کہ یہ ہے کہ جب
 شطرنج کھیلنے میں فائدہ قابل اعتبار کے ہوا ہو و عیبت نہ رہا اور مقتضی اباحت کو پایا گیا اور غفلت یاد آئی
 اور سودا و سکے جو چیزیں مانع اباحت کی ہیں اور گناہ و ناسی و گناہ ہے تو وقت و جو مقتضی اور عام مانع
 کی اباحت ثابت ہوگی یہ تفصیل اور حاصل تفصیل ہے امام شافعی صاحب کی دلیل کا آیت ایک فائدہ
 سنا چاہیے کہ حرمت اشیائی و دو طرح پر ہے عارضی اور ذاتی عارضی حرمت وہ کہ کسی حلال چیز میں کسی سبب
 کے خارج ہوئی ہے آجائے جیسے مٹرا ہوا بودار گوشت ذبیحہ حلال کہ کہ قطعاً سرے اور بوسے ہر کے ہمارے
 ہو نہیں حرام ہو گیا اور نہ منفسہ حلال تھا یا جیسے حرمت بیع کی اذان وجہ کے بعد کہ سبب قرب کا وجہ
 کے منع ہو گئی اور ذاتی وہ ہے کہ موقوف کسی سبب و عارضی پر ہو عین ذات پر شارع نے حکم حرمت
 اور بطلان کا کیا ہو جیسے شراب انکوری مثلاً کہ وہ نشاء کرے خواہ نہ کرے بہر حال حرام ہے ایک قطعہ
 ہو یا ایک مثلاً حرمت عارضی ایک چیز میں بھی پائی جاتی ہو اور بھی اسی چیز میں نہیں پائی جاتی تلخ سبب
 کے ہو اگر سبب پایا جائیگا حرمت ہوگی نہیں تو نہیں یہ بات حرمت ذاتی میں نہیں ہے ذاتی میں حکم
 حرمت کا شارع کی طرف سے ذات سے پرتا ہے جب تک کہ ذات باقی رہی حرمت او کو لازم ہے بھی
 وہ چیز حلال نہ ہوگی یہ نہیں ہو سکتا کہ نخر خمر رہے اور حلال ہو جائے یا سور کسی جہ کو بھی حلال ہو یہ کسی سبب
 میں نہ سبب ربعہ سے کسی کے نزدیک نہیں ہو سکتا آیت سمجھنا چاہیے کہ شطرنج کی حرمت قبل ثبوت ان
 حدیثوں کو جو چنانچہ اس ہرمت کو ابتدا میں قتل کی ہیں البتہ عارضی تھی اور وقت اباحت شطرنج کو واسطے کہ شطرنج
 لگانا جیسے حرمت عارضی دفع ہوا وہ تذکرہ افہام وغیرہ فائدہ سے اسکے کھیل پر حرمت کرنا کہ عیبت نہ ہو
 مفید تھا لیکن جب حدیثیں بالخصوص شطرنج کی حرمت میں وارد ہوئیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اور بعض خلفاء راشدین اور صحابہ کرام نے اس کی بہت برائی اور شناعیت بیان فرمائی حرمت او کی
 ذاتی ہو گئی اب نفس احب شطرنج کسی کیفیت پر ہو حرام ہے تذکرہ فہم وغیرہ بیکار ہے جو چیز حرام عینہ ہو جائے
 تذکرہ افہام کیا ایجاد افہام حرام کی اباحت کے لیے مفید نہیں ملا علی قاری مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں فرما تو میں فی شرح
 السنۃ و اختلافہ فی اباحتہ اللعاب بالشطرنج فی بعضہ لاند فی بعضہ فی امر الحرب بکیدتہ الحد و علت ما
 نہ التعلیل و ما آنحضرت ہذا التاویل مع النصوص الواردة فی ذمہ عدم ثبوت فعلہ من اصحابہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس

میں یہ اختلاف کیا تھا۔ اباحت شرط میں پس اخصت دی اوچین بعض نے اس واسطے کہ اس پر
 بینائی حاصل ہوتی ہو کہ اباحت میں دشمن کے گھر پر کما میں لڑکیا ضعیف ہو یہ دلیل لڑکیا ضعیف ہو یہ دلیل
 صریح صریح حدیثوں کے کہ اس کی برائی میں اور وہ میں اور وہ جو ثابت ہو گیا کہ اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم کے فعل سے جب امام شافعی کی یہ دلیل صحیح نہ ہوئی اور اس قول اباحت پر یہی دلیل تھی تو فقط
 امام شافعی صاحب کار کیا جگہ پہلے اس کے ثبوت میں کلام کر کے یہ روایت اون سے ہے انہیں اور اگر ہر وہ
 وغیرہ قدری قوی و معتد علیہ اس دلیل کے کسب بطلان سے معلوم ہوتا ہے کہ بر تقدیر ثبوت کے یہ کوئی
 روایت ضعیف امام شافعی صاحب سے ہوگی معمول بہا شافعی کی ہوگی سیوا سے بعض اسے تازہ دے
 باب شرط میں جب بعض علما سے شافعیہ سے پوچھا اوچون نے اپنے مذہب میں اسکی اباحت سے انکار کیا
 صاحب ہدایہ کو جو اباحت کی روایت کرنا اولوں میں اسبق اولیٰ چراچی عبارت میں اس طرف اشارہ فرمایا
 کہ وہ پہلی عن الشافعی کہ اس میں یہ حکایت کیا گیا ہے شافعی سے وہو ما غلیظ الشافعی یہ ہو نہ بہا شافعی یا
 خلافاً للشافعی انفرمایا یعنی ایسا لفظ جو دلالت کرے اس کے مذہب ہونے پر اور بعض الناس کو ساتھ تعبیر کرنا
 بھی ایسے مقام میں خالی تصنیف سے نہیں بعد صاحب ہدایہ کہ جن علما نے اباحت شرط میں کی نسبت امام
 شافعی صاحب کو طرف کی ظاہر شافعیہ کی کتابوں کی طرف رجوع فرمایا اور مذہب مفتی جہ اوں کا اسباب
 میں تحقیق کیا فقط ظاہر عبارت ہدایہ سے حکم اباحت کا کر دیا حالانکہ مفاد اس عبارت کا فقط اتنا ہے کہ
 کہ روایت اباحت کی امام شافعی سے جو اس سے لازم نہیں آتا کہ وہ روایت انکو بیان معتبر و معتد علیہ
 بھی ہو اگر کتب شافعیہ کی طرف رجوع کرتے اور مذہب مفتی ہی کی تحقیق فرماتے تو اباحت کی نسبت اس طرح
 کر کے کہ اس سے اوں کا مذہب ہونا معلوم ہوتا جسے اولیٰ کتابوں کا تتبع کیا نہ مذہب معتد سے واقف ہوا
 کہ ہمارے استاد الاساتذہ مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے تتبع فرمایا اور امام غزالی جو جو علما کی کیا
 شافعیہ سے ہیں مذہب محقق شافعیہ کا تھوڑا سا عشرہ کے مکاتیب شیعہ میں نقل فرماتے ہیں کہ یہ صمد و جہام
 انکو کہیں اہل سنت لعنہ شرط پر اجازت دے تھے اندو حالانکہ لعنہ لمودر شیخ مذہب مست و ازلفیوں
 قرآن مجید کو نہیں ان معلوم جواب ازین طعن آنکہ خفیہ مالکیہ و حنابلہ قائل بجرمت لعنہ شرطی اندو انار
 و اولہ بجرمت آن روایت کہند و شافعی اور قول مست از قول اول کروست بحدیث طویل آنکہ نماز از وقت
 منشا روق خارج کنند و در ادای آن تکلیف و ترک منہج آداب نہ نمایند و دوم آنکہ ہمارے میان نباشد معلوم آنکہ

عہد شافعی مولانا دہلوی اور اس کا مذہب شافعی

واجبات دیگر مسبب این مثل ترک نشستن خدمت والدین و تقدیر و خیال و زیارت و عبادت و غیره
و اصل جنایات چهارم آنکه در عین مثل نزاع و جدال و دروغ و قسم حلف و در میان یا بی حلف اگر آلات بمصداق
بصورت چو امانات نباشند پس اگر کسی هم ازین شر و بی حیثیت و شرف و حرام کرد و دوسرا کرد
شود کذا فی الاخبار و قول دیگر بواجب چندی است و قد صرح عن الشافعی انه رجع الیه فی علیها و حامد الغزالی
که عبادت کایم در کتب باب شطرنج مین امام شافعی که در قول این بیایا قول کرامت کانی که امریت تیزتری
کسی شطرنج و ساقه و او پیکر چکین در قول حرم کمالی الاطلاق و افاق تمام علماء که او در مقرر ثابت بود امام
شافعی که او نمون منی بیست و اول است و حرمت کیط و بوج فرایابی اول من بیست و شش و بیست و هفت و بیست و هشت
که مباح فرماتے تھے آخرین سبب قوت و لائل حرمت که اندا و بر بند و ان که شطرنج کی حرمت کا حکم فرمایا
صاف صاف لکھا اسکو ابو حنیفہ الی سبب شافعی الذی سبب و شافعیہ کے بڑے مستندین جابا یا جابو کہ
کرامت تیزتری مباح خلاف اولی کو کہتے ہیں اس واسطے جن علماء کی نظر سے وہ مقرر اول امام شافعی کا کردار
او نہیں سے کسی نے کرامت کو کرامت تیزتری کو تعبیر کیا و کسی نے مباح کہا او حقیقتہً تین ایک جابا
کہ بیست و اول کی طرف راجع ہے اعلیٰ بصیرت اور آداب انصاف میں ظاہر ہے کہ بطران دلیل و شہادت
امام غزالی سے خوب معلوم ہوا کہ امام شافعی صاحب کو نزدیک بھی شطرنج حرام ہوا و بی شافعیہ کا کہ
سبب حمایت امانت کی مروجہ حد و اس کو امام شافعی نے اختیار کیا و فرمایا ان محدودین میں شافعیہ
کو بھی اوس روایت عمل و اعتماد چاہیے ایسے کہ روایات ضعیفہ مروجہ غیر معتادہ مروجہ حد و بار
عمل نہیں کرتے قوی اور معتادہ و رجوع الیہا جیسے اعلیٰ مذہب کا اتفاق سا ہوتا ہے او سپر عمل کرتے ہیں
جب شافعیہ کو عمل و اعتماد اوس روایت پر منع ہوا تو غیر شافعی الذی مذہب کو بدرجہ اولیٰ منع ہو گا
اور بالغزالی بر تقدیر منزل اگر یہ روایت قوی اور معتد بھی ہو سیکو سپر عمل چاہیے اسطو اسٹہ کہ روایت
صریح سنت کے خلاف ہے سپر عمل کرنا الا انہم رخصی ہو گا خصوصاً غیر شافعی الذی مذہب جنگ اماموں
نزدیک بھی اسکی حرمت ثابت ہوئی اور انکے ہی مذہب ٹھہر ایک مذہب کے متعارف کو کسی روایت
خلاف اپنے امام کے باوجود عدم مساعدت صحیح سنت کے ہرگز عمل جائز نہیں شطرنج جب سبب ملے اگر
نزدیک حرام ہوئی اور صحیح سنت بھی ہو سیکو مودعہ ہے تو ان علماء کا مقصد اگر کیلک بہت بڑا گنہگار ہو گا
اور اگر سلال سمجھ کر کیلکے گا اوس سے زیادہ مبتلا ہو بال ہو گا باقی سبب شافعی الذی مذہب بر تقدیر قوت

حاضر ہوئیں کہ ایک خدان بھی نہیں لیکن جو بعض ذہین خاص یا غالب وہی کی حرمت پر مبن اس واسطے
 جہاں بھی بیان کرنا مناسب معلوم ہوا جانا چاہیے کہ کچھ عین میں جاندار کی صورت ہونا لازم ہے کھائے دارا بن
 صورتوں کو آرزو کر کے لیتے ہیں اور ہاتھ میں لے لیتے اور دیکھتے ہیں حالانکہ تصویر جاندار کی گھر میں گھسیا یا رکھنا
 بہت بڑا گناہ ہے جتنی کہ شعب الایمان ابن عباس سے روایت کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم نے سبک دیوں میں سے قیامت کے دن بہت سخت عذاب اس شخص کو لگا جس نے نبی کو قتل کیا
 یا نبی کے ہاتھ سے قتل ہوا یا اپنے باپ یا ماں کو قتل کیا اور جو تین بنائے والیکو اور عالم نے عمل کو اور
 صحیحین میں عبداللہ بن مسعود کی روایت سے آیا ہے کہ فرماتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 الناس عذابا عند اللہ المصورون سخت تر آدمیوں میں عذاب کی اس سے اس کے نزدیک صورت بنانا
 میں اور تین میں ہے کہ ابن عباس نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے
 جو صورت بنایا وہاں گناہ میں جو صورت کے مقابلے میں جو اسے بنائی ہو ایک نفس بنایا جائیگا
 نفس اس کو جو ہم میں عذاب کر لیا ابن عباس فرماتے ہیں اگر کچھ صورت بنائے چارہ نہ تو بناوخت
 وغیرہ کی صورت جس میں سوچیں میں ابی طلحہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یخل الی اللہ
 بتا فیہ کلب تصاویر نہیں آتے ہیں آتے آتے اس گھر میں جس میں گناہ ہو اور نہ اس گھر میں جس میں تصویر
 ہوں مرقاہ میں ہے کہ یہ فرشتے جو تصویر کے سبب سے مکافون میں نہیں آتے ہیں سوائے گناہوں
 میں ایسے کہ گناہان فرشتے مکافات سے جدا نہیں ہوتے صحیحین میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ مولیٰ آیا انھوں
 نے ایک نفر کہ او میں تصویریں تھیں جب اس کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اور وارے رکھ کر
 ہو جو اندر تشریف نہ لائے میں نے آپ کو رو کر مبارک ہو کر اسیت اور غلطی دریافت کی کہ حضرت عائشہ
 نے پھر سے عرض کیا یا رسول اللہ تو بہ کرتی ہو میں طرف اللہ اور اس کے رسول کو لگا گناہ کیا میں نے
 فرمایا تم کو کیا ہے کہ کہ مولیٰ میں نے آپ کے بیٹھے اور کیے لگانیکو پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ارشاد کیا کہ تم اس کے بنایا اور عذاب کیو جاتیں تو قیامت کو دن اس کو گناہ لگا جائیگا جو کہ تم نے بنایا اور تم
 نے فرمایا تم جس گھر میں تصویر ہوئی جو فرشتے نہیں آتے اور تین میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ انھوں نے
 ایک چھوٹے مکان میں پردہ ڈالا وہیں تصویریں تھیں پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پھاڑ ڈالا اور صحیح
 میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں چھوڑ دیے اپنے گھر میں کوئی چیز جس میں تصویر ہو کر

جو فرشتہ نہیں آتا اور اس کے گناہ

فرمائی دانت تھیں یہ نہیں سمجھتے تھے کہ رسول سے نقل کی جانے والی ہر بات حدیث کی کتاب
 میں موجود ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تصویر کھینچنا رکھنا بہت
 سفوف اور بہت برا تھا چونکہ کتب خانہ میں تصویر کا ہونا لازم ہے اس سبب سے کتب خانہ میں رکھنا یا
 اس کا کھینچنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غضب کا سبب بن کر نوازہ بامد من غضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات اور
 کسی کیل میں نہیں اگرچہ عام پوچھنے میں برابر ہیں لیکن ایمن ایک جگہ لکھا ہے اور بھی جو مسلمان تو تم رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں تھو اور جو آدمی شفاعت کی امید رکھتے ہو تو تم نہیں آتی کہ جو چیزیں
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت بری جانتے تھے اور بد کردہ کہتے تھے کہ تم لوگوں میں حصہ دینا چاہتے
 کھینچنا رکھنا کیسا بات ہے جو تم کے اور پھر اندیشہ شفاعت کی رکھتے ہو اور ناحق نبی کی دوستی کا دعویٰ کرتے
 ہو دنیا میں جس سے ذرا محبت ہو جاتی وہ اس کے خلاف مرضی کوئی بات نہیں کرتے تاکہ اگر آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم دوستی اور محبت سے تو کچھ کیوں کھیلتے ہوں چکے ہو کہ تصویر دل کو سبب سے آنحضرت صلی
 علیہ وسلم حضرت عائشہ کے گھر تشریف نہ لیگئے اور غصے سے آپ کا روی مبارک متغیر ہو گیا حالانکہ آپ
 انہیں بہت چاہتے تھے عشق کا سامر تہہ اون کے ساتھ رکھتے تھے جو تم تصویریں کھینچ رہے ہو اور ہر وقت
 یہ رکھتے اور دھرتے دیکھتے جانتے ہو تم سے کیا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ہونے کے
 لاجل طاقتور الہامیہ خیال خام ہو دوں اس کا انجام صحیح میں حضرت ابو ذر غفاری کی روایت ہے آیا
 کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سبب ان لوگوں فوق یعنی مسلمانوں کو گالی دینا اور برا کہنا فسق ہے
 اس طرح مسلمانوں پر نہیں اور کونیا ابھی حرام ہے اسباب میں حامل حدیث شریف کا ہم اور پر لکھ چکے ہیں
 یہ باتیں اکثر کتب خانہ میں ہوتی ہیں کوئی جگہ کتب خانہ میں دلوں کو کہہ دیا ہو گا جیسے یہ باتیں ہوں ان
 باتوں سے کتب خانہ کیلئے والے اور اس کے دیکھنے والے کے سبب فاسق ہو جاتی ہیں فاسق کی قلت قرآن و سنت
 اور احادیث میں جا بجا وارد ہو طوالت کے خوف سے بننے ذکر نہیں کی مختصر یہ ہے کہ کتب خانہ میں رکھنا
 کھینچنا خدا اور رسول خدا کی نافرمانی کرنا ہے اور خدا اور رسول خدا کے نافرمانوں کا سوا ہر دوزخ کو کچھ بدل نہیں
 سچ بتا رہی ہیں حضرت ابی ہریرہ کی روایت سے آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سبب
 میری داخل ہوگی بہشت میں سوا اسکے جس نے انکار کیا آپ سے پوچھا کیا انکار کس نے کیا فرمایا جو میری
 نافرمانی کی اور بہشت میں نافرمانی کی اور انکار کیا دیکھو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی

لیکن ان سے تو ہرگز لازم ہوا ہے کہ اسلام اس کا نام جو کہ اپنی خواہش کو حکم دین کے لئے کیا ہے تو اس پر
 نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے نہایت پرکھ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لایوسن احد کہ جس کو ان کا
 تبتا اما جنت یعنی کوئی قوم میں سے مومن نہیں ہوتا یہاں تک کہ خواہش اس کی تابع ہو اور ان کا حکم کی
 میں لایا ہوں اس لئے نہ دوسرے کہ اپنے نفس کے حکم کو نہ مانو رسول خدا کے حکم کو مانو اگر گنہگار اور سب گناہوں کے
 توبہ کر دے تو یہ کادوازہ کلا ہے مسلمانوں کو چھوڑنا ہوں سے پاک ہو یہ خیال نہ کرو کہ آج نہیں ہوگی توبہ کی
 جلدی کیا ہو پھر وہ کیسے زندگی کا اعتبار نہیں کئے چنگے ان کی ان میں مرنے والے ہیں بات کرنا ہی بہت
 لیا تو زمین اور اگر زبان اس کی یاد رہی کی اور توفیق توبہ کی بھی ہوتی جب وہ گناہ میں انکا اور وقت کی توبہ قبول نہیں
 روایا پیش کرو گئے رسول نبین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انما التوبۃ علی اللہ والذین یمیکون اللہ بہم رؤوف رحیم توبہ کی
 خواہش کہ توبہ اللہ تعالیٰ کو ان اللہ علیہم کیا ولینست التوبۃ للذین یمیکون اللہ بہم رؤوف رحیم انما التوبۃ
 اللہ تعالیٰ انی تبتہ اللان والذین یوتون رحمہم کہ ان کو ان کے توبہ کا نام خدا اب الیہ توبہ قبول کرنا اللہ کو توبہ
 اور توبہ کیلئے ہے جو توبہ کیلئے نہ دانی سے کہ توبہ کر کے میں شتاب تو ان کو معاف کرنا ہی اللہ اور
 اللہ سب جانتا ہے نہ توبہ والا اور ان کی توبہ قبول نہیں جو کہ توبہ کرنے میں برسے گا نہ یہاں تک کہ جب
 پہونچی اور میں سے کسی کو موت نہ کہنے لگا پس توبہ کی ابد ورنہ ان کی توبہ مقبول ہو جو کہ میں ان گنہگاروں کو
 دے سکتا ہوں طیار کیا ہو غایب وہ کہ جس نے والا یعنی جب موت یقین ہو چکی اور آخرت نظر آئے تو توبہ
 قبول نہیں اور اس سے پہلے توبہ مسلمان کی قبول ہے اور کافر کی توبہ گناہ سے مقبول نہیں جب تک کہ
 مسلمان نہ ہو اس لئے مسلمانوں کو ضرور یہ کہ فوراً توبہ کریں ہرگز ورنہ گناہین موت کا وقت کوئی جانتا
 نہیں جب تک کہ توبہ کوئی ثبات نہیں ہوڑھا ہو انی یحیی سب برابر ہے موت یقین انیسر میں جانتا ہے
 سب پر توبہ غافل شواہی نہ بھی باور دوندہم باش + جردوم دم آخر ضرور حاضر دم باش ہوا ورنہ توبہ
 نے توبہ کے باب میں فرمایا کہ اللہ سب جانتا ہے یعنی توبہ کرنا کے کا اخلاص اور عدم اخلاص خوب
 جانتا ہے اگر توبہ اخلاص سے ہو مقبول ہو گناہ بالکل مٹ جائیگا گویا کہ گنہگار بھی کہنے توبہ کر اگر آج کل
 کر کے کرتے ہوئے توبہ نہ کی تو بہت بڑا عذاب ہوگا اللہ تعالیٰ سے کافروں کے عذاب کے ساتھ ایسے
 لوگوں کا عذاب بیان فرمایا جو خدا پر ایمان نہ لائے نہ توبہ کی خواہش نہ ہو اور سب گناہوں پر مسلمانوں کو توبہ کی توفیق

دے خاتمہ شہر و کجیہ کیلئے و انکو دیکھا جائے کہ خود تو اپنا منہ کار کرتے ہیں جو لوگ نہیں کیلئے تو ان کو بھی
 اپنے رنگ میں رنگتے ہیں یعنی غیر سر سے کھاتے ہیں بیٹھے کیلئے ہوں اور کھڑے ہوں ان باب شہ
 بوندوں کو چاہیے کہ ایسے گناہوں سے منع کریں ان لوگوں اور اپنے چھوٹو گنہگار کیلئے نہ کیلئے سے روکیں جو اور توبہ
 کرتے ہیں کوئی گنہگار مول سے دیتا جو کوئی بیٹے کو کیلئے کی نصیحت کرتا ہے کوئی کھیلنے دیکھ کر منع نہیں کرتا
 مالدار ایسے لوگوں کا قیامت میں برا حال ہوگا جو کھیلین یا نہ کھیلین کھیلنے سے زیادہ وبال ہوگا ان کیلئے جو
 ایسے لوگوں کا بھی بیان کرنا مناسب معلوم ہوا اچھی بات بتاؤ گناہ ثواب اسکا سیمہ کر کے خاتمہ کر دو اور شہ
 مرتب کیا پہلا ارشاد بری بات کے بتانے اور اس کے شریک ہونے اور باوجود قدرت کے اس کو نہ
 کے بیان میں جاننا چاہیے کہ جو بیچ حرام اور منہی کا کم کر نہیں گناہ ہوتا اور ایسا ہی گناہ کہ گناہوں کو کیلئے میں اپنی
 خوشی سے بیٹھے اور ان کے شریک ہونے سے بھی گناہ ہوتا ہے اور جو بیچ چاہے کام بتانا اور بڑے کاموں سے
 رکنا مسلمانوں کی صفت ہے اور ہر مسلمان پر بقدر اس کی قدرت اور مرتبہ کے واجب ہے ایسا ہی ہوگا کہ
 روکن اور بڑے کام بتانا منافقوں اور کافروں کی صفت ہے کہ مسلمانوں پر حرام ہے جس کسی کو قدرت نہ
 کرے گی جو اور منع کرے وہ بڑا گنہگار ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے المنافقون والمنافقات بعضہم من بعض ما یرو
 بالنکرونیوں عن المعروف ویقبضون ایہم نسوا اللہ فیسمیہم المنافقین ہم المنافقون وعد اللہ للنافق
 والمنافقات والکفار نار جہنم خالدین فیہا ہی جہنم ولعنہم اللہ ولعنہم عذاب اللہ علیہم منافق مرد اور عورتیں
 سب کی ایک چال ہے کھادین بات بری اور چھڑاؤں بیٹھے کام سے اور بند رکھیں اپنی مٹھی بھول
 گئے ہیں اللہ کو سو دھبول گیا اور انکو تحقیق منافق وہی ہیں بے حکم وعدہ دیا اللہ نے منافق مرد
 اور عورتوں کو اور منکروں کو و فرخ کی آگ کا پڑے زمین اوس میں وہی بس ہے اون کو اور اللہ نے انکو
 چھڑکارا اور انکو بے عذاب برقرار دیکھو اللہ تعالیٰ نے بری بات بتانا اور اچھے کام چھڑانا منافقوں
 کی صفت میں بیان کر کے کیسا وعدہ سخت عذاب کافرا یا کہ ہمیشہ و فرخ میں رہیں گے اور اللہ نے
 اون پر لعنت کی ہے ایسی ہی صفتوں کو جو کوئی اختیار کرے گا اسکو بہت بڑا عذاب ہوگا جسے مسلمان میں حضرت
 ابی ہریرہ کی روایت سے آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے من عال فی ضلالہ کان علیہ من
 الاثم مثل اثم من تبعہ لایمقض ذلک من اثمہم شخض بلانے کی طرح گمراہی کے ہوگا اور سپر گناہ ہے
 گناہوں کے برابر کچھ نہیں ہے بتائیے اے کے گناہ سپر ہی گناہوں کو گناہوں سے یعنی بتانا سپر ہی

انصاف سے کہ ظلم کرنا ان کے ساتھ تفسیر احمدی بن لکھا ہے کہ القوم الظالمین شامل ہے جو حق اور باطل
 اور کفر کو اور غیر مناسب کے ساتھ منع ہے ہدایہ کی کتاب لکھنا میں لکھا ہے کہ اگر ویسے یا اور کفار و دعوت
 کیا ہے اور وہ ان کے خیال یا کانجا بجا ہوتا ہو اگر وہ ان پہ پہنچنے سے پہلے معلوم ہو گیا تو وہ ان پر گرجا ہے
 اور اگر پہنچنے کے بعد معلوم ہوا اور کھیل اور غنا و مسترخان کے نزدیک ہونے کے لیے اگرچہ وہ شخص عامی ہے
 ایسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فلا تعذبوا الذکر مع القوم الظالمین اور اگر کھیل وغیرہ مسترخان و دوست
 عامی کو منع جانے میں مضائقہ نہیں ایسے کہ دعوت سنت و راہ ان کو پہنچے ہوئی دعوت کا لازم ہو گیا
 اور ایسے شخص کو جسکی لوگ پیروی کرتے ہوں اور وہ ان میں منع نہیں کر سکتا بیشنا درست نہیں ہے اگر
 کہ اس میں دین کا عیب ہے اور وہ دوسرے فاسقوں کی سند ہوگی یہ تو بطور حال کے ہدایہ و نقل کیا ہے
 سیف علیہ السلام اور درمختار میں جو یہ کہ اسے تو تکو لا زم ہے کہ جہاں گنہگار نہ ہو چھوڑ دیا ہو اگر منع کرتے
 ہوں منع کریں نہیں گرجا تفسیر اور جن لوگوں کو قدرت منع کر سکی ہو او منع نہیں کرتے اور بھی عذاب ہو
 اگرچہ بھی اور دنیا میں بھی مرتے سے پہلے ابن اجد اور ترمذی سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت
 کی کہ اوصول فیما بین رسول خدا علیہ السلام و سلم و قاتلہ ان الناس اذا راوا من افعالہم غیرہ و نزل
 ان یمہم اللہ لعقابہ مقرر آدمی جب دیکھیں کوئی بات خلاف شریعت پھیرا ہے بل نہیں قریب ہے کہ اللہ
 کرے اور ان پر عذاب اپنا یعنی جو شخص بوجہ کام کرتے کسی کو دیکھے اور اسے باوجود قدرت کو نہ دیکھے تو اسے
 اور کرے اسے دونوں عذاب خوار میں مبتلا ہیں کیا اور ابوداؤد کی روایت میں آیا ہے اس قوم میں فرہم الیہ بھی
 ثم یقیرون علی ان یشیروا ثم ولا یشیرون الا یشک ان یمہم اللہ لعقابہ نہیں کوئی قوم کو گناہ کیسے ہائے
 میں اس قوم میں پھر وہ قدرت رکھتی ہیں اور گناہوں کو بدلتی ہیں اور بدلتی نہیں قریب ہے کہ شامل ہوا و کو
 عذاب اللہ کا یعنی جس قوم میں گناہ ہوتے ہوں اور باوجود طاقت اور قدرت کو قوم والوں کا ہوں سے
 منع کریں تو سب کو عذاب ہوگا کہ انہوں ان کا اس سے کہ خود گناہ کرتے تھے اور دیکھنے والوں کو اس سے کہ گناہ
 دیکھا کہ باوجود قدرت کے منع کیا یہ ایک خود بڑا گناہ ہے اس کے ارتکاب کے سبب سے عذاب ہوگا اور
 یہ حکم ہر گروہ پر کوئی قوم ہو مشکوٰۃ شریف میں شرح السنۃ سے عدی بن بن عدی لکھتی ہے کہ وہ اپنے
 کیا ہے کہ فراتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یذیل العاصۃ بجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 ظہر ایہم و ہم قاتلوا علی ان یشکروہ فذاکر و اذا فعلوا ذلک عذب اللہ العاصۃ

[illegible]

رکھنا ہے نہیں کرتے ایسی صورت میں انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عذاب سے نجات دینے کے لئے فرمایا
 کیا جو عذاب گنہگار پر فرض ہے وہ غیر وہ کہ کھینچنے میں نظر و وسوسہ سبب متعلق ہو مگر اگر کسی نے عذاب سے
 روکیں مگر کہ کھینچنے میں کہ قلعہ نظر و عذاب آخرت کے دنیا کی زیادتی سے نہ ہوئی ہو تو عذاب گنہگار کے لئے نہیں
 اور کل عذاب نہ تو اب ہوگا ایسے کہ احادیث میں درج ہے عذاب آئینہ کا وہی ہے جو آئینہ میں عذاب
 نہ بھی خواہ عذاب میں مبتلا ہوں اور اللہ تعالیٰ اپنے عذاب سے سب مسلمانوں کو بچا کرے وہ عذاب خدا
 اچھی بات بتا ہے اور بری بات سے روکنے کے ثواب میں جانا چاہئے کہ اچھی بات
 بتانا اور بری بات سے روکنا خدا اور رسول خدا کو بہت پسند ہے اسی نیکو کاران اور ثواب کثرت سے
 قرآن شریف میں دارین دین میں اسکے ثواب درج ہے کہ بابر کفرین میں اور بہت فضیلت کی
 وجہ یہ کہ بقا دین اسلام کی اسی پر موقوف ہو اگر اچھی بات بتانا اور بری بات سے روکنا اس آیت میں
 میں شائع ہوتا اب تک دین اسلام پر ہم جو جاتی رہتا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے
 ہمارے وقت تک ہر قرن ہر عصر میں ایسے لوگ ہوتے چلے آئے ہیں جو اچھی باتیں بتا رہے ہیں اور بری باتوں سے
 روکتے ہیں پہلا قرن صحابہ کرام کا دوسرا اربعین کا رضی اللہ عنہم جمعین جہان النہد ان قرون کو
 کیا انہوں نے ہمتی کی شہادت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دی جو ان فرشتوں کی عادتوں کے لئے اگر
 بری بات کسی کو دیکھتے تو تکلف اور سکھارہے کہ بیان نہ کرے کہ اگر غلط وقت ہو تو کوئی بات کوئی شخص موافق
 اپنی سمجھ کے اچھی نہ کہنا سیکے اس لئے بغیر غلطی کے مواضع نہ ہوں کہ عذاب گنہگار کا یہ خطہ چاہیے اور
 کسی کا کیا غلطہ ایضاً مجتہدین کے وقت میں اور بعد ان کے ہر عصر میں عمامہ عین ہر عیشہ بری باتوں کو روکتے
 تھے اور اچھے کام تباہی ہر زبان میں بھی ہدایت کی اور کتابیں بھی تصنیف کر کے خوب پھیلاتے اسی سبب
 سے دین اسلام ہم تک پہنچا فی القرون اور مفسدون کے خلاف اور فساد سے بچنے قصاص انہوں نے
 قرآن شریف میں بہت جگہ مسلمانوں کی صفات میں اچھی بات بتانا اور بری بات سے روکنا
 فرمایا ہے المؤمنون والمومنات یحضرہ اولیاءہم فیہم یعرفون بالمعروف وینہون عن المنکر ایمان والے
 مرد اور عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں کچھ قریب قریب بات اور منع کرتے ہیں بری بات سے اور
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی تعریف فرمائی کہ ان کے لئے فی الارض اقاموا الصلوٰۃ
 اتوا الزکوٰۃ وادعوا بالمعروف وینہوا عن المنکر وہ ایسے ہیں کہ اگر علم اور کرم و درویش ایک میں

کھڑی کرین نماز اور دین زکوٰۃ اور حکم کرین بچلے کام کا اور منع کرین برے سے اور حضرت لقمان کی
 نصیحتوں میں بیان فرماتا ہے وأمر بالمعروف والنہ عن المنکر اور کما یجلی بابت اور منع کرے اپنی سوئے خلق
 اور بھی کئی جاگہ آیا ہے بنظر اختصار کے اور آیتین ذکر نہیں کیں حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک
 بری بات سے روکنا اور اچھی بات بتانا بہت محمود و جہت ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اچھی بات بتانا ایسے لیے بہت کچھ ثواب بیان فرمایا ہے مسلم نے ابن مسعود و انصاری سے روایت
 کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے من دل علی خیر فمثل اجر فاعلم جس شخص کو نیک بات بتا
 تو اس کو کثیرا ایسے برابر ثواب ہے اور مسلم نے حضرت ابی ہریرہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی
 علیہ وسلم نے من دعا الی صیحتی کان لمن الاجر مثل باجوہ من بعد لا یقض ذلک من اجروہم شینا شخص جو
 کسی کو طریقت پائے کے اوسکو طاعت کرنیوالوں کی برابر ثواب ہوگا اسکا اجر اوسکے اجر کے چھ گنا نہیں
 ہوتا یعنی جب تک اس کے نیک کام بتانے کا سلسلہ جاری رہے گا اسکو بھی برابر نیک کام کرنیوالوں کو ثواب ہوتا
 رہے گا قیام قیامت تک جس طرح جسے کام بتانے میں ہمیشہ کمر بستہ رہے گا اسکو برابر ثواب ہوتا رہے گا جو روز جزا
 جاتا ہے کثرت انہیں اس طرح نیک بات بتانے میں ہمیشہ قیامت تک کرنیوالوں کی برابر ثواب ہوتا رہے گا
 روز جزا کی برتری ہوگی نہیں ہوتی ہی بسبب جو عالموں کی بہت بزرگی اور فضیلت کا جو حدیث ترمذی و دارمی
 میں آیا ہے کہ عالم کی بزرگی عابد پر ایسی ہے جیسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگی ایک امتی پر یہ
 فقط اسی سبب سے ہے کہ علما دین کی باتیں بتاتے ہیں اچھو کاموں کا رواج دیتے ہیں بری کاموں کو دھوکہ
 دیتے ہیں ان کے سبب سے بتا دین کی ہے اور ان کی نیکیاں قیامت تک ہوتی ہیں گی اور عابد فقط اپنی ذات کو
 لیے عبادت کرتے ہیں جب تک جتنے رہیں ترمذی میں حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے قال الذی نفسی مبدہ لہ التامرون بالمعروف والنہ عن المنکر اولیٰ شکر العباد انہم
 علیکم عذاب من عندہ ثم لہ عودہ لا یشتاب لکم ثم اوس کی جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے
 البتہ تم کو کم کر دے گا اور البتہ وہ کو گئے تم بڑے کام سے یا البتہ نزدیک ہے کہ اللہ مقرر کرے گا پھر
 عذاب اپنی طرف سے پھر تم دعا مانگو گے اور قبول کیجا تا کی یعنی مقرر وہ باتوں سے ایک بات ہوتی ہے کہ
 اچھی بات بتانا اور بری باتوں کو نہ بکھاری طرف سے یا عذاب کا نازل ہونا خدا کی طرف سے اور پھر
 دعاؤں کا مقبول ہونا اس طرح کی تا کی کہ شہید احادیث میں بہت وار و ہے میں اختصار مد نظر ہے اس واسطے

جس شخص نے نیک بات بتائی

بہت حد تک زکریا سے کہیں جو لوگ فیئہ ازین اول کے لیے تیار تھے کفایت کرتا ہوا ہفتہ کی کڑا ہونے لگا کر
 کہ چھٹی بات بتانے اور بڑی سے روکنے میں چاہیے کہ پہلے نرمی اور لیسٹ سے کہہ کر اگر نہ مانے تو پھر دھڑکی
 اور سختی سے کہے اس پر بھی مانا نہ ہوتا تھا کہ سے منع کر کے شراب ہو کر گرا دے اور بے ہوش کی بہترین ہون تو
 توڑ ڈال دے عالمگیری میں ہر سیطخ گنجدہ وغیرہ ہوتا اور کربلا سے یا پانی میں تو پودے پیدا ہوتے تو زمین پر کہ حسب قدرت
 رکھتا ہو اور غالب راستے سے جانتا ہو کہ میرا کھانا مان لین کے اور بڑی بات سے باز رہیں کہ نرمی سے
 یا سختی سے یا اتھ سے اور پھر تین نیک بات بتانا اور بڑی بات سے روکنا بھی واجب ہے سیطخ
 ترک جائز نہیں اور اگر یہ جانتے کہ میرے کھنے سے نہ نہیں گئے اور چھ بے کھینکے اور گالی دین گرتو نہ بتانا
 اچھا خواہ اگر جانتا ہو میرے کھنے سے نہ نہیں گئے لیکن گالی بھی نہیں گئے اور مارین گئے بھی نہیں تو
 مختار رہ لیکن بتانا افضل ہے یہ تینوں مسئلے عالمگیری میں ہیں ہمارے وقت میں بسبب کثرت مشق
 بخور کا اکثر کمینہ والدین کا کہنا کہ ماہرین کی جہان نہیں ہوتے البتہ فرمانبردار رہتے ہیں اور جہان
 جوان ہونے اکثر شقی بد بخت والدین کی فرمانبرداری نہیں کرتے ہیں کہ بعضی سید انزل ہمیشہ غلامی میں حاضر
 رہتے ہیں تو اگر کسی کا بیٹا شرط نہ ہو گنجدہ کھینکے میں بتا دے اگر لڑکے ہے اسے گھوٹک کر بار کر یہ عادت چھوڑ کر
 اس واسطے کہ باوجود قدرت کو اچھی بات بتانا اور بڑی چیز سے روکنا واجب ہو اور لڑکے پر یا کچھ مارنے کی قدرت
 ہوتی ہو اور آواز سے کہ باپ پر بیٹے کی تعلیم امور دین کی اور تادیب تربیت واجب ہو حدیث شریف میں بتاؤ
 جبل کی روایت سے آیا ہے لا ترفع عنہم عصاک اور باوا ختم نہ اونٹا تو اونے لائھی اپنی از رو و او ب کے
 اور بڑا تو اونکو بھی لڑکوں کو او ب سکھاتے اور اچھی بات بتانے کے لیے مارتا اور بڑا تارہ جو شخص اپنے
 لڑکے کو گنجدہ وغیرہ کے کھینکے سے باز نہ کھینکے او سپر و طح کا گناہ ہو گا ایسے کہ بوسنے رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم کے دو حکم کی مخالفت کی اور اگر جوان فرمانبردار ہو تو اس سے چھوڑنا آسان ہے منع کرنے
 چھوڑ دینا اور اگر نافرمان نہ رہے اور باپ کو یہ خوف ہو کہ اگر منع کر دے گا تو نہ مانے گا ایسی صورت میں بالکل
 پیٹھ نہ رہے ہون سکے بیٹا اگر فلاں کام کر تو خوب ہو یا فلاں کام کر تو خوب ہو صاف صاف حکم نہ کرے
 کہ اگر انکار کر دیا تو اسکو عذاب نافرمانی کا ہو گا یہ مسئلہ عالمگیری میں جو بڑی بات سے روکنے کی تین
 صورتیں ہیں یا اتھ سے روکے یا مارے پیٹھے شراب ہو تو کر او ب بجائے کے آلات ہون تو ڈالے اسطرح
 شرط گنجدہ وغیرہ دلاوے اگر یہ نہ ہو سکے تو زبان سے منع کر دے پہلے نرمی و کھیر دھڑکی اور سختی سے اور اگر یہ بھی

کہ سبب خوف جان یا مال اور اسکے یا سبب خوف اگر کسی چیز کی تھی تو دل سے اس کا کام کو اور
 اس کے کہ یہ والوں کو برا سمجھیں کہ من ابی سعید خدری سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 من ابی منکم منکر فلیسیرہ بیدہ فان لم یستطع فلیسنا فان لم یستطع فلیسنا فان لم یستطع فلیسنا فان لم یستطع فلیسنا
 تم میں سے کوئی چیز خلاف مشیخ و یحییٰ نہیں چاہیہ کیلئے بل سے ابو مسعود نے ہاتھ سے پس اگر قادر تر ہو تو زبان
 یا سبب اس کے اگر قادر تر ہو تو اسے بدل سے بدلے اور یہ بہت سست ایمان ہے یعنی خلاف شرع بات جب
 دیکھے اگر مومن کے اور کو مثلاً تو باجمہ سے یعنی اون چیزوں کو توڑ دے اور کہنیو اسے اگر مومن اور مومن
 اور اگر یہ مومن کے تو زبان سے نہ کہے اور اگر یہ مومن کے تو دل سے بدلے یعنی دل سے اس کا کام کو اور
 کہنیو والوں کو برا سمجھیں تو مہنی بدلنا ہو جائیگا کہ ان کے ظاہر حال اگر کباب سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اچھا بتر
 ہوں کہ جب یہ برا سمجھنا ہو گیا اور یہ جو فرمایا کہ یہ بہت سست ایمان ہے اس کے یہی ہے کہ قتل سے
 برا سمجھنا ہاتھ سے زبان سے نہ کہنا ایمان کے مومن میں بہت ضعیف تر ہو جائے یا وہ شخص جو ضعیف الایمان
 ہے اگر اس کا ایمان تو ہی تھا یا ہاتھ سے زبان سے نہ کہنا یا وہ زمانہ ایمان کا بہت سست تھا یا اس کے کہ اگر
 اس وقت کے لوگوں کا ایمان تو ہی ہوتا تھا تو ہاتھ سے زبان سے بدلے میں تصور نہ تو اعلیٰ اور حدیثوں کے
 کی معنی فرماتے ہیں مشکوٰۃ شریف میں صحیح مسلم سے ابن مسعود کی حدیث ہے فرمے نقل کی جو اوسین رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے من جاد ہم بیدہ فہم مومن من جاد ہم بلیانہ فہم مومن من جاد ہم
 بقلیہ فہم مومن و پس وراؤ لک من الایمان جتہ فہم مومن من جاد ہم بلیانہ فہم مومن من جاد ہم
 ساتھ جو کوئی ہاتھ سے جہاد اور کوشش گناہ کے دفع کرین کہے تو وہ مومن ہے اور جو کوئی اور اس سے
 زبان سے جہاد اور کوشش کرے یعنی اس وقت میں کہ ہاتھ سے روک کر کی طاقت نہ ہو تو وہ مومن ہے اور
 جو کوئی دل سے جہاد کرے یعنی اس کا کام کو اور ان کو بہت برا دلیل و حقیر و کم وہ مومن ہے اور
 ہو سوا اسکے ایمان رانی کے واسطے برابر یعنی اگر برابر بھی نہ سمجھو تو گویا اس شخص کو ایمان نہیں جو
 کوئی مسلمان کہیں گناہ کہنیو والوں میں چھپس جائے اگر طاقت روک کر اور زبانی منع کرنے کی نہ رکھتا ہو
 تو اس کو بہت برا سمجھو نہیں تو برا گناہگار ہو گا ایسے شخص کے حق میں انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ اسے رائی کے واسطے برابر بھی ایمان نہیں مسلمانو جہاں کہیں شطرنج کھجندہ وغیرہ کوئی گناہ ہوتا
 وہاں ہرگز نہ بیٹھنا اور اگر اتفاق سے کہیں چھپس کی تو اس کیل اور کیلنے والوں کو بہت برا سمجھنا مومن

اللہ کے عذاب سے بجاؤ نہ نہیں تو بہت سخت پکڑے جاؤ گے مرقاۃ میں لکھا ہے کہ فرض واجب کا کرنا اور نہ اہم چیز سے روکنا واجب ہے بقدر قدرت کے اور مستحب کا کرنا اگر وہ سے روکنا مستحب ہے کچھ نفع و غیرہ کی ہرمت ثابت ہو چکی ہے اس سے روکنا بھی ہر مسلمان کو بقدر مقدور واجب ہے شکر خدا کہ یہ رسالہ تمام ہوا جس طرح چاہا تھا انجام ہوا خدا سے منعام مقبول انام فرمائے برادران اسلام پر اسکا نفع عام فرمائے دار کفر و شر میں یعنی شہر الوری میں اس خیر کثیر کا مجیدہ و تکلیل سے انجام ہو خدا کی عنایت سے پر سون شروع کیا تھا آج تمام ہوا فلاح الہدی فی الآخرة والاولی و السلام علی عباد اللہ الذین اصطفی اب آگے تاریخ اتمام ہے اسی پر ختم کلام ہے

قطعہ تاسیخ

خدا ہی جہان را ہزاران پاس رقم کہ وہم در ہر جسد تاسیخ سال	کہ از فضل او نامہ اہم شد تمام زمن باد این خیر جاری مدارم
---	---

خاتمہ الطبع

بعد حمد و صلوات کے واضح کہ اگرچہ اکثر علمائے اکثر مباحث میں جاگاہ رسالت تحریر کیے ہیں اور انچاہ بہت سے غیر طبع میں بھی لکے ہیں لیکن ابھی تک کوئی رسالہ علما و مولعب کی تحریر میں نظر سے نہیں گذرا تھا بناو علیہ فاضل جلیل عالم نبیل جناب مولوی حافظ سید محمد عجب الدار صاحب جگہ اعلیٰ مظللہ السامی نے یہ رسالہ عجی الہ ما وید کہ جس میں ہرمت کیلئے شطرنج و کچھ کی دراستہ اور جمیع مولعب کی خدمت بادولہ و آخر مرقاۃ میں مکتوز سے تالیف فرمایا اور تفصیل مطبوعہ مشورہ نزدیک دور جناب نقشبندی نقول کشور صاحب قلع کاپور میں ہوتی مکتبہ جلالی مشورہ سلطان ماہ ذوالقسط ۱۳۳۰ ہجری میں جلیل طبع سے آراستہ ہوا اللہ تعالیٰ سب بخاتی تسلیم انان کو توفیق خیر کی دے کہ جمیع مولعب کی باتوں سے اجتناب کریں آمین یا رب العالمین

کتبہ وزیر خان فقط